بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق صدق الله العظيم

مِقیاسُ الخِلافۃ

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابوعبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

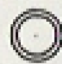
محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ترٰىهم
رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم
من اثر السجود ذٰلک مثلهم فی التورٰىة ومثلهم فی الانجیل
کزرع اخرج شطئه فاٰزره فاستغلظ فاستوٰى علی سوقه
یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار وعد الله الذین اٰمنوا وعملوا
الصٰلحٰت منهم مغفرة واجرا عظیما

مِقیاسُ الخلافۃ

فی بیان

الرسالۃ والخلافۃ

حصہ اوّل



خادم محمد عمر اسٹ، دار المقیاس اچھرہ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

نام کتاب	مقیاس خلافت حصہ اول
کتابت	کریمیہ دارالکتابت
طباعت	
تصنیف	مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	دوم
قیمت	
	علاوہ خرچ ڈاک

ناشرین

محمد عبدالوہاب، محمد عبدالتواب، محمد ظفر صدیقی، دارالمقیاس اچھرہ

لاہور

مقاصد مقیاس خلافت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

امابعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تا وصال باکمال حالاتِ زندگی قرآن وحدیث سے مختصراً تحریر کئے اور خلفاء اصحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شان جو رب کریم نے بیان فرمایا مختصراً ذکر کیا اور اس مجموعے کا نام مقیاس خلافت رکھا لہٰذا تمام اہلِ اسلام سے استدعا ہے کہ بانصاف کتاب ھذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور متعصبین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب سے اجتناب فرمائیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ والسلام

ابوظفر خادم محمد عمر آستانہ دارالمقیاس اچھرہ - لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن وجعل الظلمٰت
والنور والذین کفروا بربہم یعدلون لٰکن الرسول والذین اٰمنوا
معہ جٰہدوا باموالہم وانفسہم واولٰئک لہم الخیرات واولٰئک
ہم المفلحون اعد اللہ لہم جنّٰت تجری من تحتہا الانہار خٰلدین
فیہا ذٰلک ہو الفوز العظیم وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین
ولٰکن المنٰفقین لا یعلمون ۝ واذا قیل لہم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا
انؤمن کما اٰمن السفہاء الا انہم ہم السفہاء ولٰکن لا یعلمون
واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیٰطینہم قالوا
انا معکم انما نحن مستہزءون اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی
طغیانہم یعمہون اولٰئک الذین اشتروا الضلٰلۃ بالہدیٰ
فما ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین ان المنٰفقین یخٰدعون
اللہ وہو خادعہم واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراءون
الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ہم للکفر یومئذ اقرب منہم
للایمان یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم واللہ اعلم
بما یکتمون وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ
للہ ولا تصل علیٰ احد منہم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ

انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون افمن کان
مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ
ءاللہ خیر اما یشرکون وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریاتہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

امّا بعد ۔ رب کریم وہ ذات ہے جس کا شان یہ ہے ۔

خُداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹/۱ } تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پہ قدرت والا ہے۔

(۲) یٰسین ۲۳/۲۵ } فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے۔ ہر شئی کی ملکیت اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷/۸ } وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ○ اور وہ رب کریم اپنے بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷/۱۰ } اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ بے شک اللہ تعالٰے ضرور زبردست غالب ہے۔

(۵) المومن ۲۴/۳ } اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ بے شک وہ رب کریم زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

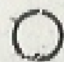
العنکبوت ۲۰/۱ } اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالٰے تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریف اللہ تعالٰے کے لئے ہے جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

ربّ العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ہونے

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کے دعوے کا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ رب کریم کی طرف سے عالمین کی رسالت کا اعزاز صرف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک درجہ مطاع کا بھی حاصل ہوتا ہے جیساکہ قانون الٰہی ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ تعالٰے رب العزۃ کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جاتا ہے، وہ صرف معمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ درجہ مطاع پر فائز ہوتا ہے! اور اس کی امت سب مطیعین پر اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فریضہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع کے کسی امر میں کسی عمل میں زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے خلاف نہیں کرسکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہوگا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوند کریم سے معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرما دیتے ہیں گناہ کبیرہ بھی رب کریم کے ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہمارے رسول عالمین صلے اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی عالمین آپ کے مطیعین ہیں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان نبوۃ و بعد از اجرائے حکم تاقیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہو یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر نہیں کرسکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ کے رو سے جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے۔ اور رب کریم نے سمجھایا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَيْكَ عَظِیْمًا ہے اور بعد از ان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر اعلم نہیں ہو سکتا۔ جو

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے۔ علی ھذا القیاس خیر القرون شر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلاف دعویٰ رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر عیاں کرتا ہے پھر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ العزیز ذکر ہوگا۔



ذکرِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے محبوب سید العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

سیرۃ النبی لابن ہشام ۱/۱ } قال ابو محمد عبد الملک بن ہشام (النحوی) ھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب شیبۃ) بن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف المغیرۃ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن خزیمۃ بن مدرکۃ (واسم مدرکہ عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدَ (ویقال اُدَدَ) بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسماعیل بن ابراہیم خلیل الرحمٰن بن تارخ (وھو آزر) بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (وھو ادریس فیما یزعمون واللہ اعلم وکان اول من بنی آدم اُعطِیَ النبوۃ وخط بالقلم) بن یرد بن مھلیل بن قینن بن یانش بن شیث بن آدم صلے اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد ۹۰/۱ } لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ○ اور میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی اس وقت کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی اور قسم ہے اس کی جس نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں ربّ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہورِ نبوت کے

وقت آپ کی برکت کئے ہیں ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی تشریف آوری کی مبارکباد دی اور اس آئینہ کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کیونکہ بیت اللہ رب کریم کا ہے تو رب کریم آپ کے بیت اللہ میں آمد کا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی تشریف آوری پر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر بھی مجھے بہت ہی محبوب نظر آرہا ہے ثابت ہوا کہ محبوب کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں بلکہ سنت اللہ ہے۔

(۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپ کے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا۔ کہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ حضور آپ بھی شریف و محبوب آپ کے والدین بھی شریف آپ کی وجہ سے آپ کے والدین کا شان بھی نرالا ثابت فرمایا کہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ قسم ہے والد کی اور قسم ہے والدہ کی ما قبل چونکہ خطاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اس لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد ہی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو سکتی ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ۲/۴ { قَالَ الزُّهْرِيُّ اَرْسَلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِبْنَهٗ عَبْدَ اللّٰهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَمْتَارُ لَهُمْ تَمْرًا فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بَلْ كَانَ فِي الشَّامِ فَاَقْبَلَ فِيْ عِيْرِ قُرَيْشٍ فَنَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَتُوُفِّيَ بِهَا وَدُفِنَ فِي

دَارِ النَّابِغَةِ الْجَعْدِيِّ وَلَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زہری نے کہا کہ جناب عبد المطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی ان کا وصال ہو گیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرف بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے ساتھ تشریف لائے تو راستے میں بیمار ہو گئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال ہو گیا نابغہ جعدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبد اللہ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔

الاستیعاب ۱/۱۵ { مَاتَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ

آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۱/۹۹ { وَلِعَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ تُوُفِّيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس وقت حضرت عبد اللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا آپ کے دادا عبد المطلب کفیل ہے چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبد المطلب فوت ہو گئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستیعاب ۱/۱۲ } امنۃ بنت وھب بن عبد مناف بن زھرۃ بن مرۃ قرشیہ زھریۃ تزوجھا عبد اللہ بن عبد المطلب۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سنہ ولادۃ

الاستیعاب ۱/۳ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الْفِیْلِ اے عَامَ الْفِیْلِ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب فیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۰۱ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الْفِیْلِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کا دن۔

استیعاب ۱/۱۴ } عن ابن عباس قَالَ وُلِدَ نَبِیُّکُمْ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَکَانَتْ بَدْرٌ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَتُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ پیر کے دن ہوئی مکے سے نکلے تو پیر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

پیر کا دن تھا غزوہ بدر بھی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ سے تمام دنیا کے بتوں کا منہ کے بل گرنا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ۴/۲ } اخبرنا محمد بن احمد بن الحسن قال ثنا الحسن بن الجھم قال ثنا الحسین بن الفرج قال ثنا محمد بن عمر الواقدی حدثنی محمد بن صالح عن ابن ابی حکیم یعنی اسحاق عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ لَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَصْبَحَ کُلُّ صَنَمٍ مُنَکَّسًا فَاَتَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِبْلِیْسَ فَقَالَتْ لَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ اِلَّا وَقَدْ اَصْبَحَ مُنَکَّسًا قَالَ ھٰذَا نَبِیٌّ قَدْ بُعِثَ فَالْتَمِسُوْہُ فِیْ قُرَی الْاَرْیَافِ فَالْتَمَسُوْہُ فَقَالُوْا لَمْ نَجِدْہُ قَالَ اَنَا صَاحِبُہٗ فَخَرَجَ یَلْتَمِسُہٗ فَنُوْدِیَ عَلَیْکَ بِجَنَبَۃِ الْقَلْبِ یَعْنِیْ مَکَّۃَ فَالْتَمَسَہٗ بِھَا فَوَجَدَہٗ عِنْدَ قَرْنِ الثَّعَالِبِ فَخَرَجَ اِلَی الشَّیَاطِیْنِ فَقَالَ قَدْ وَجَدْتُّہٗ مَعَہٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ہوئی تو تمام بت اوندھے گر پڑے پھر تمام شیاطین ابلیس کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابلیس کو کہا کہ زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جو اوندھا نہ گرا ہو شیطان نے کہا یہ نبی اللہ کی بعثت کی علامت ہے تم مکے کی قریب بستیوں میں تلاش کرو تو تمام شیاطین نے جواب دیا ہمیں نہیں ملا ابلیس نے کہا اس کو میں ہی مل سکتا ہوں تو ابلیس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو ندا آئی کہ عین دل میں یعنی مکے میں تلاش

کر دو تو ابلیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ قریب کے مکانوں میں آپ مل گیا تو ابلیس شیاطین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ شے مل تو گیا اس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بت گر گئے اس کے جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ سب پر واضح ہے۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سرپنچ اور فیصل تھے سب سے پہلے مسلمان ہو گئے جو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ابھی دس برس کی عمر تھی مسلمان بنا لیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے زبردست جابروں کو دربار خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا اور کوئی نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیائے کفر میں دھاک بیٹھ گئی اور کفر تھرا اٹھا بلکہ بفرمان خداوندی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ سے حق کا ظہور ہوا اور باطل مٹا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

الاستیعاب ۱/۱۳ } اِسْتَرْضَعَ لَهُ صلی اللہ علیہ وسلم فی بَنِیْ سَعْدِ بن بکرٍ حَلِیْمَةُ بِنْتُ اَبِیْ ذُوَیْبِ السَّعْدِیَّةِ۔

بنی سعد بن بکر سے حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مہد میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

الزرقانی ۵/۲۴۴ } وکَانَ اَلْقَمَرُ یُحَدِّثُهُ وَهُوَ فِیْ مَهْدِهٖ وَیَمِیْلُ اِلَیْهِ حَیْثُ ، لے فی اَیِّ وَقْتٍ اَشَارَ اِلَیْهِ بِاُصْبُعِهٖ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے چاند مہد میں ہی گفتگو کرتا اور آپ کے دربار میں جھکتا جب بھی آپ اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے۔

الزرقانی ۴/۲۴۴، ۲۴۵ } عن العباس بن عبد المطلب قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ دَعَانِیْ اِلَی الدُّخُوْلِ فِیْ دِیْنِكَ اَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِكَ رَاَیْتُكَ فِی الْمَهْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَتُشِیْرُ اِلَیْهِ بِاُصْبُعِكَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْهِ مَالَ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُحَدِّثُهُ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْهِیْنِیْ عَنِ الْبُكَاءِ وَاَسْمَعُ۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی نبوۃ کی علامت دکھایئے میں نے آپ کو دیکھا کہ جھولنے میں چاند آپ کے قریب ہوتا اور آپ اپنی انگلی کے ساتھ

اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف جھکا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گفتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا اور میں سُنتا تھا۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتُوُفِّيَتْ آمِنَةُ بِالْأَبْوَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابوا مقام پر ہو گیا۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبد المطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۲/۴ } عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِسْمُهُ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِذَالِكَ لِأَنَّهُ كَانَ فِي رَأْسِهِ لَمَّا وُلِدَ شَيْبَةٌ وَأُمُّهُ سَلْمَى بِنْتُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيَّةِ النَّجَّارِيَّةِ وَيُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ ۔

عبد المطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوئے تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبد المطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ تھا بنت عمرو بن زید خذرجیہ تھا اور عبد المطلب کی کنیت ابو الحارث تھی۔

تاریخ کامل ۲/۴ } فَكَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صَعِدَ حِرَاءَ وَأَطْعَمَ الْمَسَاكِينَ جَمِيعَ الشَّهْرِ وَتُوُفِّيَ وَلَهُ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً ۔

پھر جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا تو عبد المطلب حرا پر چڑھ جاتے اور تمام مہینہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور عبد المطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبد المطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۹ } قَالَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَدُفِنَ بِالْحَجُونِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِينَ سَنَةً ۔

محمد ابن سعد نے کہا عبد المطلب فوت ہوئے تو حجون میں دفن کئے گئے اس وقت جناب عبد المطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب کے وفات کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون ۲/۵ } وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانَ سِنِينَ مِنْ وِلَادَتِهِ وقت وفات حضرت عبد المطلب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتُوُفِّيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی تو آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا۔

آپ کے دادا عبدالمطلب صاحب کی اولاد

ابن خلدون ۱/۳۲۹ } بنو ھاشم عبد المطلب وکان بنوہٗ عشرۃٌ عبدُ اللہ ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اصغرھم وحمزۃ والعباس وابوطالب والزبیر والمقوم ویقال اسمہ الغیداق وضرار وحجل وابو لھب وقثم۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے چچوں کا ذکر مختصراً ختم کردیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہوجائے حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

جناب ابوطالب کو حضرت عبدالمطلب نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وصیت کی

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۸ } فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاَبِیْ طَالِبٍ اِسْمَعْ مَا یَقُوْلُ ھٰؤُلَاءِ فَکَانَ اَبُوْ طَالِبٍ یَحْتَفِظُ بِہٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاُمِّ اَیْمَنَ وَکَانَتْ تَحْضُنُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم یَا بَرَکَۃُ لَا تَغْفُلِیْ عَنْ اِبْنِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُّہٗ مَعَ غِلْمَانٍ قَرِیْبًا مِّنَ السِّدْرَۃِ وَاِنَّ اَھْلَ الْکِتَابِ یَزْعُمُوْنَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا نَبِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَکَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا یَاْکُلُ طَعَامًا اِلَّا قَالَ عَلَیَّ یَا بُنَیَّ فَیُؤْتٰی بِہٖ اِلَیْہِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَلْوَفَاۃُ اَوْصٰی اَبَا طَالِبٍ بِحِفْظِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَحِفَاظَتِہٖ۔

ترعبدالمطلب نے ابوطالب کو کہا سن جو یہ کہتا ہے پھر ابوطالب آپ کی نگہبانی کرتا تھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن کو کہا اس وقت ام ایمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئی تھی کہ اے برکۃ میرے بیٹے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے غفلت نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس کو لڑکوں کے ساتھ سدرۃ کے قریب پایا ہے اور بے شک اہل کتاب گمان کرتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا اس امۃ کا نبی ہے اور عبدالمطلب کھانا نہیں کھاتا تھا مگر کہتا کہ میرے سامنے میرے بیٹے کو لاؤ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس لایا جاتا پھر جب عبدالمطلب کو موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے ابوطالب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی وصیت کی۔

ابوطالب کے گھر آپ کے قیام کی میعاد

الاستیعاب ۱/۱۵ } فَصَارَ فِیْ حِجْرِ عَمِّہٖ اَبِیْ طَالِبٍ حَتّٰی بَلَغَ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَکَانَ اَبُوْطَالِبٍ یُحِبُّہٗ ثُمَّ انْفَرَدَ بِنَفْسِہٖ۔

ر بعد وصال عبدالمطلب پھر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر میں پندرہ برس کی عمر تک رہے اور ابوطالب آپ سے بڑی محبت کرتا تھا پھر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود اپنے کفیل ہوگئے۔

مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے حضرت ابوطالب نے پڑھا

ابن خلدون ۲/۵ } ثُمَّ خَرَجَ ثَانِیَۃً اِلَی الشَّامِ تَاجِرًا بِمَالِ خَدِیْجَۃَ

بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَعَ غُلَامِهَا مَيْسَرَةَ دَمَرَّ ابْنُ نَسْطُوْرِ الرَّاهِبِ فَرَاٰى مَلَكَيْنِ يُظِلَّانِهٖ مِنَ الشَّمْسِ وَاَخْبَرَ مَيْسَرَةُ بِشَانِهٖ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ خَدِيْجَةَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَجَاءَ اَبُوْطَالِبٍ فَخَطَبَهَا اِلٰى اَبِيْهَا فَزَوَّجَهٗ وَحَضَرَ الْمَلَاُ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَامَ اَبُوْطَالِبٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَزَرْعِ اِسْمَاعِيْلَ وَضِئْضِئِ مَعَدٍّ وَعُنْصُرِ مُضَرَ وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَحْجُوْبًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَجَعَلَنَا اُمَنَاءَ بَيْتِهٖ وَسُوَّاسَ حَرَمِهٖ وَجَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَاِنَّ ابْنَ اَخِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهٗ وَهُوَ لَا يُوْزَنُ بِاَحَدٍ اِلَّا رَجَحَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ فِى الْمَالِ قَلٌّ فَاِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ وَقَدْ خَطَبَ خَدِيْجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ وَبَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا عَاجِلُهٗ وَاٰجِلُهٗ مِنْ مَالِىْ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ وَاللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا لَهٗ نَبَاٌ عَظِيْمٌ وَخَطَرٌ جَلِيْلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَشَهِدَ بُنْيَانَ الْكَعْبَةِ لِخَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِنْ مَّوْلِدِهٖ حِيْنَ اَجْمَعَ كُلُّ قُرَيْشٍ۔

پھر دوبارہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مال سے تجارت کے لئے شام کی طرف تشریف لے گئے۔ نسطور راھب کے پاس سے گزرے تو نسطور نے دیکھا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سورج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی ذات کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابوطالب آئے۔ تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤسائے قریش اکٹھے ہوئے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا — (خطبہ کا ترجمہ) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت سے پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور مضر کے زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نے بیت اللہ امن والا حرم تیار فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس کی قرابت کو جانتے ہو اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہوا گرچہ مال میں کم ہے اس لئے کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اور اس نے اس کا حق مہر کچھ نقدی اور کچھ میعادی خرچ کیا ہے میرے مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا خطرہ ہے۔) اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی تھی اور جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبے کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر شریف پینتیس برس کی تھی۔

بعثت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱/۱۴ } عن ابن عباس قال اَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَةً یعنی بَعْدَ المبعَثِ وَبِالمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت کے بعد مکے میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور مدینے میں دس برس۔

آپ کے چچا ابوطالب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۲۵ } قَالَ اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی قَالَ تُوُفِّيَ ابوطالب لِلنِّصْفِ مِنْ شَوَّالٍ فِي السَّنَةِ العَاشِرَةِ مِنْ حِيْنَ نُبِّئَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ بِضْعٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً وَتُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بَعْدَهُ بِشَهْرٍ وَخَمْسَةِ اَيَّامٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً فَاجْتَمَعَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُصِيْبَتَانِ مَوْتُ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَمَوْتُ اَبِي طَالِبٍ عَمِّهٖ۔

پندرہ ۱۵ شوال نبوت کے ۱۰ سنہ میں ابوطالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

عمر پچاسی ۸۵ برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہؓ کی عمر پینسٹھ برس کی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دو مصیبتیں جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی موت آپ کے چچا ابوطالب کی موت۔

میرے پیارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نوری آئینہ

ذکر زلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

براء ابن عاذب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال مبارک آپ کے دونوں کندھوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } قال اخبرنا یحیی بن عباد وھشام ابوالولید الطیالسی قالا اخبرنا شعبة عن ابی اسحٰق قَالَ سَمِعْتُ البَرَاءَ يَصِفُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَانَ شَعْرُهٗ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔

براء ابن عاذب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت

بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کی پیلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا محمد بن مقاتل الخراسانی قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اَخْبَرنا معمر عَنْ ثابتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ شَعْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کے نصف تک تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا

طبقات ابن سعد ۱/۴۳۱ ، ۲/۱۸۱ } اخبرنا سلیمان بن حرب اخبرنا سلیمان بن المغیرہ عن ثابت عن انس قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ مَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدَیْ رَجُلٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو مونڈتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرتا تو جلدی اس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا محمد بن بکر البرسانی اخبرنا ابن جریج اخبرنی موسیٰ بن عقبہ عن نافع اَنَّ ابن عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوایا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا احمد بن عبد اللہ بن یونس اخبرنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۲۳۳ } حدثنی ابراھیم ابن المنذر قال حدثنا ابو ضمرۃ قال حدثنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۲۳۳ } حدثنا عبد اللہ بن سعید قال حدثنا محمد بن بکر قال حدثنا ابن جریج

اخبرنی موسیٰ بن عقبی عن نافع اخبرہ ابن عمر اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ فی حَجَّۃِ الوداع وَاَناسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بھی اور بعض لوگوں نے کٹائے۔

چوٹی پر بال یعنی انگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

بخاری شریف ۲/۸۷۷ } حدثنی محمد قال اخبرنی مخلد قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ بن حفص ان عمر بن نافع اخبرہ عن نافع مولی عبداللہ اَنَّہٗ سَمِعَ اِبْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَیْدُ اللہِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَاَشَارَ اِلَیْنَا عُبَیْدُ اللہِ قَالَ اِذَا حُلِقَ الصَّبِیُّ تُرِکَ ھٰھُنَا شَعَرٌ وَھٰھُنَا وَھٰھُنَا فَاَشَارَ لَنَا عُبَیْدُ اللہِ اِلٰی نَاصِیَتِہٖ وَجَانِبَیْ رَاْسِہٖ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع فرماتے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے کہا قزع کے کیا معنی ہیں عبید اللہ نے کہا کہ جب لڑکا منڈا جائے اس جگہ سے چھوڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونو پہلوؤں کی طرف۔

ابن ماجہ ۲۶۷ } حدثنا ابو بکر بن شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا ابواسامۃ عن عبید اللہ بن عمر عن عمر و بن نافع عن نافع عن ابن عمر قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْقَزَعِ قَالَ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ اَنْ یُّحْلَقَ مِنْ رَاْسِ الصَّبِیِّ مَکَانٌ وَیُتْرَکُ مَکَانٌ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ قزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر مونڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال رکھے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی پلپلی تک کندھوں تک اور تمام سر مبارک کا منڈوانا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈانا کترانا اور بعض کو لمبا رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلاف ہے

چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا

چوٹی کے بال رکھنے ابوجہل کی سنت ہے ابوجہل جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راستے میں ہی چلاتا ہوا واپس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھاتا تو دوزخی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

العلق ۳۰ } کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ

كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

خبردار اگر باز نہ آیا تو گھسیٹینگے ہم پیشانی کے بالوں سے جو پیشانی جھوٹی خطا کار ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ابوجہل نے صرف چوٹی پر بال رکھے ہوئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کی چوٹی بالوں کے متعلق ہی فرمایا کہ ابوجہل اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آوری سے باز نہ آتا تو اس کی چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جاتا معلوم ہوا کہ صرف چوٹی پر بال رکھنے اور باقی منڈانا یہ سنت ابوجہل ہے تو دوزخیوں کو چوٹی کے بالوں سے کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

قیامت کے دن چوٹی کے بال رکھنے والوں کو انہی بالوں سے دوزخی فرشتے پکڑ کر گھسیٹینگے

الرحمٰن ۲۷/۲ } يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ۔

مجرم لوگ اپنے چہرے کی نشانیوں سے پہچانے جائینگے پھر پکڑے جائیں گے چوٹی کے بالوں سے اور قدموں سے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مجرموں کو چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر دوزخی ملائکہ کھینچینگے تو جنہوں نے سکھ والے بال پہلے رکھے ہوں گے ان کو یہ سزا ملے گی اور جن مجرموں کے بال چوٹی پر نہ ہوں گے۔ ان کو قدموں سے پکڑ کر کھینچا جائے گا۔

طبقات ابن سعد و/۱۴۴ } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا سفیان

عن عبد المجید بن سہیل عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال جَاءَ مجوسیٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَعْفٰی شَارِبَهٗ وَاَحْفٰی لِحْيَتَهٗ فَقَالَ مَنْ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ رَبِّيْ قَالَ لٰكِنْ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحْفِيَ شَارِبِيْ وَاُعْفِيَ لِحْيَتِيْ۔

ایک مجوسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مونچھیں کٹائی ہوئی تھیں اور ریش مبارک لمبی تھی مجوسی نے کہا آپ کو حضور یہ کس نے حکم دیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی مونچھیں کٹاؤں اور داڑھی لمبی کروں۔

شکل اسلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بخاری شریف ۲/۸۷۴ } عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انسانی فطرۃ سے ہے موچھوں کا کٹانا۔

بخاری شریف ۲/۸۷۵ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبدة قال اخبرنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موچھیں کٹاؤ اور داڑھی لمبی کرو۔

شیعہ احادیث سے آئینہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بزبان مرتضےٰ علیہ السلام

(۱) کتاب الامالی للطوسی ۲۱۷ } وبالاسناد اخبرنا ابن الصلت قال اخبرنا ابن عقدۃ قال اخبرنا احمد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن قتبی قال قرأۃ حدثنا محمد بن عیسیٰ المعبدی قال حدثنا مولیٰ علی بن موسیٰ عن بن موسیٰ عن ابیہ موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انھم قالوا یا علیؑ صف لنا نبینا کاننا نراہ فانا مشتاقون الیہ قال کان نبی اللہ (ص) ابیض اللون مشربا حمرۃ ادعج العینین سبط الشعر کث اللحیۃ۔

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمایئے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی شکل مبارک کے مشتاق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفید و سرخ رنگ کے تھے موٹی آنکھیں بال مبارک آپ کے لمبے تھے داڑھی مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مونچھیں کٹانا قرآن کریم سے ثابت ہے

(۲) کتاب العلل و الشرائع ۲/۹۶ } حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا الحسین بن حسن بن ابان

عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسیٰ عن ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ قال قص الشارب والاظفار۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ کے متعلق آپ نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کٹانا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ پھر تم اپنے تفث کو پورا کرو حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے تفث کو پورا کرنے کا ارشاد فرمایا اور تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ تفث کے معنی ہیں کہ اپنی مونچھیں اور ناخن کٹواو۔

تو مونچھوں کا کٹانا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت ہوا اب جو مونچھیں نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنیئے۔

مونچھیں کٹانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

(۳) کتاب العلل و الشرائع ۲/۹ } قال عبد اللہ بن سنان فاتیت اباعبد اللہ علیہ السلام و قلت جعلنی اللہ فداک قول اللہ عز وجل ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ

قَالَ اَخْذُ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ۔

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ سے تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا مونچھوں کا کاٹنا اور ناخنوں کا کاٹنا۔

مونچھیں کٹانے کی دوسری دلیل قرآنی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(۴) من لایحضرہ الفقیہ ۲۰۲ { روی ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر

علیہ السلام فی قَوْلِ اللہ تعالیٰ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ قَالَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْاَظْفَارِ۔

محمد بن مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اللہ عزوجل کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کترانا۔

(۵) فروع کافی ۲/۵۳ { علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّاخُذَ مِنَ الشَّارِبِ

حَتّٰی یَبْلُغَ الْاَطَارَ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے مونچھوں کا کاٹنا لب تک سنت ہے۔

لمبی مونچھوں والے پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(۶) فروع کافی ۲/۵۳ { علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لَا یُطَوِّلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مَخْبَأً یَسْتَتِرُ بِہٖ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے تم سے کوئی ایک بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے۔ مونچھوں میں چھپتا ہے۔

(۷) من لایحضر الفقیہ ۲۴ { وَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ حُفُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا

اللُّحٰی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا کرو۔

۸۔ من لایحضرہ الفقیہ ۱/۲۳ { قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ لَا یُطَوِّلَنَّ

اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مَخْبَأً یَسْتَتِرُ بِہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا تم سے کوئی ایک اپنی مونچھوں کو لمبی نہ کرے اس لئے شیطان

اس کو اپنی چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھپتا ہے۔

(۹) **مجمع المعارف ۱۰۴** } دیگر روایتے دیگر فرمود حق و لازم است بر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شارب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن مونچھیں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) **کتاب العلل و الشرائع ۱/۱۷۶** } حدثنی محمد بن علی ماجیلویہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابراھیم عن ابیہ علی الحسین بن زید عن اسماعیل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن اباءہ علیہم السلام قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ لَا یَطُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ وَلَا عَانَتَہٗ وَلَا شَعْرَ اِبْطَیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَتَّخِذُھَا مَخَابِیَ یَسْتَتِرُ بِھَا۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بغلوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھپنے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھپتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کٹانے کا فائدہ

(۱۱) **کتاب الامالی للصدوق ۱۸۳** } عن ابی عبد اللہ الصادق قال تَقْلِیْمُ الْاَظَافِیْرِ وَ اَخْذُ الشَّارِبِ

مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کاٹنا کوڑھ پن سے بچاتا ہے۔

(۱۲) **خصال لابن بابویہ ۲/۳۰** } عن ابی کھمش قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَسْتَنْزِلُ بِہِ الرِّزْقَ قَالَ لِیْ خُذْ مِنْ شَارِبِکَ وَ اَظْفَارِکَ وَلْیَکُنْ ذَالِکَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ابی کھمش نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہو مجھے آپ نے فرمایا اپنی مونچھیں اور ناخن کٹاؤ لیکن یہ جمعہ کے دن ہو۔

(۱۳) **جامع الاخبار ۱۲۲** } وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلعم) مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَہٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَاَخَذَ شَارِبَہٗ عُوْفِیَ مِنْ وَجَعِ الْاَضْرَاسِ وَوَجَعِ الْعَیْنَیْنِ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کاٹنا دانت اور آنکھ درد سے بچاتا ہے۔

(۱۴) **حلیۃ المتقین ۱۰۲** } و حضرت امیر المؤمنین فرمود کہ در ہر جمعہ شارب گرفتن امان میدہد از خورہ حضرت

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہر جمعہ کو مونچھیں کٹانا دانت خورہ سے بچاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کاٹنے کا اندازہ

(۱۵) حلیۃ المتقین ۵۹ { در فضیلت شارب گرفتن یعنی موئے لب بالا را تا تہ گرفتن سنت مؤکدہ است و ہرچند بیشتر از تہ بگیرند بہتر است و از حضرت رسولؐ منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ شیطان در آن جا میکند و پنہان میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را باین قدر میگرفتند کہ بتہ موئے رسید

مونچھیں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی تہ تک کاٹے بہتر ہے۔

اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی مونچھوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان اس جگہ بناتا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام مونچھوں کو اس قدر کٹاتے کہ بالوں کی تہ تک پہنچتے۔

مونچھیں اور ناخن کٹانے کی میعاد اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَہٗ وَقَصَّ شَارِبَہٗ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُعْطِیَ بِکُلِّ قُلَامَۃٍ عِتْقَ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

کٹائے اور مونچھیں کٹائیں ہر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اللہ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ { وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام مِنْ تَقْلِیْمِ اَظْفَارِہٖ وَقَصِّ شَارِبِہٖ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور مونچھیں کترانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ { عن السکن الخزاز قال سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام یَقُوْلُ لِلّٰہِ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ اَخْذُ شَارِبِہٖ وَاَظْفَارِہٖ وَمَسُّ شَیْئٍ مِّنَ الطِّیْبِ۔

خزاز سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر بالغ پر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی مونچھیں اور ناخنوں کو کٹانا اور خوشبو لگانا۔

حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مونچھیں لمبی رکھنے والا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہے

(۱۹) حلیۃ المتقین ۶۰ } و در حدیث دیگر فرمود کہ شارب را از تہ بگیرید و ریش را بلند بگزارید و بہ یہودان و گبران خود را شبیہ مگردانید و فرمود کہ از ما نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد۔

اور دوسری حدیث میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو تہ تک کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ میری امت سے نہیں جس شخص نے اپنی مونچھیں نہیں کٹوائیں۔ اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ مونچھوں کو تہ تک کٹواؤ۔

۲۔ داڑھی کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ مونچھیں نہ کٹوانا اور داڑھی لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی سنت ہے۔

۴۔ جو شخص مونچھیں نہیں کٹواتا وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مونچھیں کاٹنا داڑھی بڑھانا فطرت انسانی ہے

(۲۰) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۴ } وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ انّ المجوس جزّوا لحاھم ووفّروا شواربھم وانّا نحن نجزّ الشوارب ونعفی اللحاء وھی الفطرۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجوسیوں نے اپنی داڑھیوں کو ضرور کٹایا اور مونچھوں کو لمبا کیا اور ہم مونچھوں کو ضرور کٹاتے ہیں اور داڑھیاں لمبی کرتے ہیں اور یہ فطرت انسانی کے عین موافق ہے۔

کیوں بھئی جعفری صاحب اب تو تمہاری صحاح اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتش پرست اپنی داڑھیاں کٹاتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ ہے کہ داڑھی لمبی چھوڑی جائے اور مونچھوں کو کٹایا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر نے سنا دی ہے اب تمہارے انصاف پہ ہے بقول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آتش پرستوں کی سنت پر عمل کرو چاہے فطرت انسانی پر عمل کر کے انسانیت کو درست کر لو۔

فقیر تمہارے سامنے کئی حدیثیں تمہاری کتب احادیث سے مونچھیں کٹانے اور داڑھی لمبی کرنے کی اثنا عشری ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مونچھیں بڑھاؤ اور داڑھی منڈاؤ تو انشاء اللہ العزیز فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

ادا کرے گا جتنی حدیثیں دکھاؤ اتنے دہا کے وصول کرو۔

دوسرا انعام: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی موچھیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مومنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پرے ہیں۔ تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مومن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پرے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسیوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دو یا بارہ اماموں کی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا فرینچ کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا تیسرا انعام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے موچھیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا مشت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا ورنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی شبیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی مونچھوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

حسن و مال کی خاطر توڑتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو۔

لمبی مونچھوں والے کو سزا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۲۱) مجمع المعارف ۴۳ مطبع ایران | بحدیث نبوی عمدہ عذاب قبر ازیں سہ امر است اگر غیبت شارب و بروایتے فرمود کہ یا علی ہر کہ موئے لب انگیرد از ما نیست و شفاعت ما در نیابد و ہر کہ شارب گذارد ہمیشہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و عائش مستجاب نمیشود و قبض روحش دشوار باشد و عذاب قبرش شدید باشد و بہر موئے مارے و عقرب برا و مسلط باشند تا قیامت و چوں از قبر برخیزد بر پیشانی او نوشتہ اہل آتش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں عذاب قبر تین کاموں سے ہے مونچھیں نہ کاٹنے سے اور ایک حدیث میں ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کہ

(۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کاٹتا وہ میری امت سے نہیں۔

(۲) جو لبوں کو نہیں کاٹتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

(۳) جو شخص مونچھیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں رہتا ہے۔

(۴) لمبی مونچھوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

(۵) لمبی مونچھوں والے کی روح تنگی سے نکلے گی۔

(۶) لمبی مونچھوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

(۷) لمبی مونچھ کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک بچھو قبر میں اس پر قیامت

تک مسلط ہو گا۔

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مونچھوں والا اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر دوزخی لکھا ہو گا۔

داڑھی کا بیان

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی

(۲۲) حلیۃ المتقین ۱۶ } و در بعضے روایات مذکور است کہ حضرت رسولؐ نظر میکردند در آئینہ و موئے سر مبارک و ریش را شانہ میکردند۔ و ریش خود را بدست راست بگیرد و در آئینہ نظر کن۔

بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور داڑھی مبارک کو کنگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوئے اپنی داڑھی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) حلیۃ المتقین ۶۳ } و در حدیث دیگر فرمود کہ ہر گاہ سر ریش را شانہ کنی بر سینہ خود بکش کہ اندوہ و بیمار برا میبرد۔

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو داڑھی کو کنگھی کرے اپنے سینے کی طرف کھینچ اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) خصال لابن بابویہ ۱۲۹ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْرَحُ تَحْتَ لِحْیَتِہٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً وَمِنْ فَوْقِہَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو نچلی طرف سے چالیس مرتبہ کنگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

داڑھی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۶۳ } و از حضرت صادق منقولست کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد نوبت شانہ کند و بشمارد یکے یکے شیطان تا چہل روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کرتا ہے اور گنتا ہے اور ایک ایک کرکے شمار کرتا ہے چالیس روز تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۶۰ } فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گذاشتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتاہ و زیادہ از قبضہ گذاشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل داڑھی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے داڑھی درمیانی رکھنی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی داڑھی

(۲۷) کتاب الامالی شیخ صدوق ۹۶ } فَاَخَذَ الْحُسَیْنُ بِطَرَفِ لِحْیَتِہٖ وَھُوَ

يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک کے ایک طرف کو پکڑا اس وقت آپ کی عمر ستاون برس تھی۔

عقلمند اور بے عقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک

(۲۸) **خصال لابن بابویہ ۵۱** } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ تُعْتَبَرُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِي ثَلٰثٍ فِي طُوْلِ لِحْيَتِهٖ وَفِي نَقْشِ خَاتَمِهٖ وَفِي كُنْيَتِهٖ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کی عقل کا اعتبار تین چیزوں سے کیا جاتا ہے لمبی داڑھی میں اور انگوٹھی کے نقش میں اور اس کی کنیت میں۔

سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کے قریب شیطان بھٹک نہیں سکتا

(۲۹) **من لایحضرہ الفقیہ ۲۴** } وَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام مَنْ سَرَّحَ لِحْيَتَهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَعَدَّهَا مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کی اور لوٹائے اس کو بار بار چالیس دن شیطان اس کے قریب نہیں بھٹکتا۔

داڑھی منڈانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے مسخ کیے گئے

(۳۰) **اصول کافی ۲۱۷** } فَقَالَ (فرات بن احنف) يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا جند بني مروان قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحٰى وَفَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوْا۔

فرات بن احنف نے کہا اے امیر المومنین بنی مروان کا لشکر کیا ہے حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی قومیں تھیں جنہوں نے داڑھی منڈائی اور مونچھیں بڑھائی تو وہ مسخ کیے گئے۔

(۳۱) **حلیۃ المتقین ۶۰** } و در حدیث دیگر منقول است کہ حضرت امیر المومنین فرمود کہ در زمان پیشین گروہے بودند کہ ریش را میتراشیدند و شارب را میتابیدند حق ایشان را مسخ کرد۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں کچھ گروہ تھے جو داڑھی کو منڈاتے تھے اور مونچھوں کو لمبا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مرد و عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے

(۳۲) **خصال لابن بابویہ ۹۸/۱** } فَقَالَ الصادق عليه السلام وَجُعِلَتِ اللِّحْيَةُ لِلرِّجَالِ لِيَسْتَغْنِيَ بِهَا عَنِ الْكَشْفِ فِي الْمَنْظَرِ وَلِيُعْلَمَ بِهَا الذَّكَرُ مِنَ الْاُنْثٰى۔

حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا اور داڑھی مردوں کے لئے بنائی گئی ہے داڑھی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہراً تفریق کی جاتی ہے اور داڑھی کے ساتھ ہی آدمی عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

مونچھیں اور داڑھی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

(۳۳) **خصال لابن بابویہ ۲/۱۴۲** } اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَعَنَ الْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمیوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔

(۳۴) **کتاب العلل الشرائع ۱/۲۰۰** } قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّہَاتِ بِالرِّجَالِ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ تعالےٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ بنتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی شبیہ بنتی ہیں۔

ذکر لباس

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نورانی لباس مبارک کا ذکر

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نورانی رخ انور کی جھلک مختصر عرض کرنے کے بعد اب نورانی لباس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو جو لباس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جس جس رنگ کا اور جس جس طریق سے استعمال فرمایا احادیث صحیحہ اور تاریخ اسلامی سے عرض کرتا ہوں۔

قبل اس کے کہ فقیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر کرے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ عند اللہ لباس بہتر ہے یا عُریانی۔

الاعراف ۸/۳ } یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقوی والا لباس یہ بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے انسان کو لباس کی نعمت کا احسان جتایا اور حکم فرمایا کہ لباس تمہارے بدن کے پردے کے لئے میں نے نازل فرمایا ہے تاکہ تم لباس سے اپنے بدن کو ڈھانپو اور باپردہ رہو ننگے نہ رہو۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے انسان کو یٰبنی آدم کا خطاب فرمایا یا ایھا الانسان نہیں فرمایا اس لئے کہ اس خطاب کے آگے پردے کا حکم ہے اور یٰبنی آدم یہ اس امر کی

دلیل ہے کہ جو باپردہ ہے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہے اور جو بے لباس ننگا ہے وہ بنی آدم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ حیوانات میں شامل ہے کیونکہ ان کی جبلت ہی بے پردگی ہے بنی آدم کی جبلت ہی چونکہ باپردہ بالباس ہے۔ حیوانات کی طرح اس کو برہنہ رہنے کا حکم نہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی والدہ اس کے سر کو ڈھانپتی ہے بدن کو کُرتا وغیرہ پہناتی ہے۔ انسان کے لیپ وغیرہ کو لباس سے ملبوس کرکے باپردہ رکھتی ہے الغرض کے پیٹ میں رہا تو خداوند کریم نے باپردہ رکھا والدہ کے جسمی لباس سے عریاں نہیں رکھا تو والدہ نے باپردہ بالباس رکھا ثابت ہوا کہ انسان اپنی فطرت میں ہی باپردہ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آیۃ مذکورہ بالا میں انسان کو اپنے بدن ڈھانپنے کا ارشاد فرماتا ہے اور فرمایا کہ انسان کو بدن ڈھانپنے کے لیے لباس نازل فرمایا یہ میرا انعام ہے جس انسان نے اپنے بدن کو باپردہ رکھا یعنی لباس میں ملبوس رکھا اس کو بنی آدم میں رب کریم نے داخل فرما دیا اور اپنے انعام لباس سے سرفراز فرمایا اسی لئے ارشاد فرمایا یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشا اگر رب کریم کو عریانی پسند ہوتی تو حیوانات کی جنس ہی کافی تھی اور جنس حیوانات کو برہنہ رکھا لیکن پھر بھی رب کریم کے نزدیک چونکہ پردہ بہتر ہے اس لئے حیوانات کا بھی اتنا لحاظ ضرور رکھا کہ کسی حیوان کی شرمگاہ کو دُم سے ڈھانپ دیا کسی کو اس کے جسمی لباس میں مستور فرما دیا تاکہ حیوانات سے انسان کو عبرت حاصل ہو اور میرے انعام لباس سے ملبوس ہو کر اپنی انسانی فطرت کی یاد کو فراموش نہ کرے اور لباس میں ملبوس اور باپردہ رہے اور آگے ولباس التقوٰی ذٰلک خیر فرما کر انسانی تارہ کو عروج پر کر دیا کہ بنی آدم اگر تو متقی بھی بن جائے تو فرمایا ذٰلک خیر یہ تیرے لیے بہتر ہے کہ تو اپنے لباس میں ملبوس ہو اور متقی بھی بن جائے جو شخص برہنہ ہو وہ کبھی متقی نہیں بن سکتا ہاں جو مخبوط الحواس ہو اس کو

کوئی گرفت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ذی شعور نہیں مکلف نہیں ہوتا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ برہنگی صحیح العقل انسانیت کے خلاف ہے اسی لئے قرآن کریم میں عریاں رہنے کا حکم خداوندی موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی موجود ہے جیسا کہ آیۂ مذکورہ سے ثابت ہے پھر جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملبوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پردہ اور لباس کچھ وقعت نہیں رکھتے تو میت کو ملبوس کر کے قبر میں باپردہ داخل نہ کیا جاتا اس سے ثابت ہوا کہ پردہ اور لباس بنی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی انعام ہے حیوان زندہ بھی عریاں ہے تو مرنے کے بعد بھی کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریاں جنگل میں ڈال دیا جاتا ہے اس کو درندے وغیرہ ہی پھاڑتے ہیں تو عریانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی شان بنی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو برہنہ ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے اپنی فطرت سے بعید ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا حامل ہے بلکہ خداوند کریم جس پر ناراض ہو اس کو عریاں کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملبوس فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام سے جب حکم الٰہی سے کوتاہی ہوئی تو دونوں کو جنت کے لباس سے عریاں کر کے نکال دیا فرمایا۔ طٰہٰ پ ۱۶ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ۔ جب دونوں نے ممنوعہ پودے کو ذرا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو ننگا کر دیا اور فرمایا۔ اِهْبِطُوْا مِنْهَا جنت سے اتر جاؤ۔ رب کریم سابقہ آیت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے ہوئے اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ ارشاد فرمایا اور لباس تقویٰ کے ساتھ ظاہری کے پردہ کی تائید فرمائی اور ہمارے آبا جی کے اِهْبِطُوْا مِنْهَا

واکر کے ہمیں ان کی عریانی کا ذکر ساتھ ہی فرما دیا تاکہ لباس سے ملبوس نہ ہونے والے عریاں کو ثابت ہو جائے کہ یہ عریانی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام ننگے ہوئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں ننگا ہو اس کو دنیاوی جنت یعنی مساجد میں داخلے کی بھی ممانعت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے۔ کہ جو بوجہ عریانی دنیا کی جنت سے محروم ہے۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا داخلہ اخروی جنت میں کیسے ہو سکتا ہے جب ابتدا میں برہنوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخرت میں برہنے جنت میں داخلے کے امیدوار رہیں تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے اور خدائی قانون کے خلاف ہے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت کے خلاف قدم نہ رکھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا سے نوازا اور میرے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی باپردہ رہے اور بالباس رہے بے پردہ اور ننگے بدن تمام عمر نہیں رہے رات کو آپ آرام فرماتے تو لباس پہنے ہی نیند فرماتے اللہ تعالٰے کو آپ کی یہ حالت ملبوسہ میں آرام فرمانا پسند آیا اسی لئے اللہ تعالٰے نے آپ کو یٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس سونے والے دربار خداوندی میں قیام فرمائیے۔ میرا خداوند کریم جب بالباس باپردہ سونے کو پسند فرماتا ہے تو وہ ننگے بیدار کو پھرتا ہوا کیسے پسند کرے گا۔

(۱) فرشتہ نوری جب زمین پہ نازل ہوتا تو بالباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا اگر برہنگی اچھی ہوتی تو کبھی فرشتہ بھی برہنہ بدن نازل ہوتا۔

"علی رضا" مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھلی نہ معلوم ہوتی تو حج کے دنوں میں مسلمانوں کو ننگا نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ تم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہدیتے
کہ بغیر ننگے ہونے کے گزر نہیں دیکھو بول و براز کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یقیناً
استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک منزہ مقام اور مقررہ وقت کا پروگرام پیش کر
یہ تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم
کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج مقرر فرما دیا ہے اور حج کا
مقام بھی وہی مقرر فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی
اور دن بھی وہی مقرر فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی
اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریق کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرما
کر توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم
علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت
میں تھے مگر چند پتے پس و پیش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت
میں بغیر سلی چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اسی مقام مقررہ پر انہی دنوں میں
انہی الفاظ میں لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک لبیک
میرے دربار میں گڑگڑا کر عاجزی سے پکارو اور اسی نقشے اور حلیے سے اس سے
زیادہ گنہگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام
اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہا السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف
کر دوں گا اور واقعی تم بھی ان مقررہ ایام میں مقررہ ہیئتہ فضائیہ سے بہ نیت
سابقہ جرم کردہ کے ننگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرتے
ہوئے اپنے مثبتہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ ان دنوں ننگے ہونا اپنے آپ

کو مجرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی ننگا سر نہیں رکھا
صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں
کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

ذکر عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

عمامے کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

لا تزال امتی علی الفطرۃ ما لبسوا العمائم علی القلانس (الدیلمی عن رکانۃ) } کنز العمال ۸/۱۹

رکانہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پر قائم رہیگی جب تک کہ وہ ٹوپیوں پر عمامیں باندھیں گے۔

عمامہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر لازمی ہے

عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَةِ وَاَرْخُوْا لَهَا خَلْفَ ظُهُوْرِکُمْ (هب عن عبادۃ) } کنز العمال ۸/۱۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر پگڑی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور پگڑی کا شملہ اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

جب عقلاً و نقلاً ثابت ہوا کہ لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃ و شرعاً

بہتر اور موزوں ہے ۔ تو اب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر علیحدہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عمامہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے

حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصلہ پگڑی کے متعلق

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابی ھمام عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل مسومین قَالَ العَمَائِمُ اِعْتَمَّ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَاعْتَمَّ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ۔

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان مسومین کے مطلب کے متعلق آپ نے فرمایا عمامے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبرئیل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا سفید نوری عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابی جمیلہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قَالَ کَانَتْ عَلَی المَلَائِکَۃِ العَمَائِمُ البِیْضُ المُرْسَلَۃُ یَوْمَ بَدْرٍ۔

حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامے باندھے بھیجے گئے تھے۔

عمامے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۲/۳۹ } عدۃ من اصحابنا عن احمد بن ابی عبد اللہ بن الحسین بن علی العقیلی عن علی بن ابی علی اللھبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا بِیَدِہٖ فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَصَّرَهَا مِنْ خَلْفِهٖ قَدْرَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تِيْجَانُ المَلَائِكَةِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار انگل کی مقدار پیچھے بھی لٹکایا پھر فرمایا پیچھے کر تو علی المرتضیٰ نے پیچھے ہٹا لیا پھر فرمایا آگے کر پھر اپنے آگے کر دیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا وطیرہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر سے برہنہ تھے

ابن ہشام ۱/۹۵
تاریخ الطبری ۲/۱۰۰

قال وخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ حفنة من تراب في يده ثم قال نعم اقول ذالك انت احدهم واخذ الله تعالى على ابصارهم عنه فلا يرونه فجعل ينثر ذالك التراب على رؤسهم وهو يتلو هؤلاء الآيات يٰسٓ والقرآن الحكيم انك لمن المرسلين على صراط مستقيم تنزيل العزيز الرحيم الى قوله فاغشيناهم فهم لا يبصرون حتى فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من هؤلاء الآيات ولم يبق منهم رجل الا وقد وضع على راسه ترابا ثم انصرف الى حيث اراد ان يذهب فاتاهم آت ممن لم يكن معهم فقال ما تنتظرون ههنا؟ قالوا محمدا قال خيبكم الله قد والله خرج عليكم محمد ثم ما ترك منكم رجلا الا وقد وضع على راسه ترابا وانطلق لحاجته افما ترون ما بكم؟ قال فوضع كل رجل منهم يده على راسه فاذا عليه تراب۔

محمد بن اسحق نے کہا کہ کفار پر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی پھر آپ نے فرمایا ہاں میں کہتا ہوں یہ کہ تو ان سے ایک ہے، اللہ تعالے نے ان کی آنکھیں مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھی کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفے

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے قرآن کریم کی یہ آیتیں یٰسٓ والقرآن الحکیم۔ انک لمن المرسلین فاغشیناھم فھم لا یبصرون تک پڑھیں۔ جب آپ یہ آیتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان کفار سے کوئی باقی نہ رہا جس کے سر پر مٹی نہ پڑی ہو پھر جہاں آپ کا ارادہ ہوا تشریف لے گئے ان کفار کے پاس ایک اور آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر تم کسی ایک کو بھی اپنے نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے۔

محمد بن اسحق نے کہا کہ ہر آدمی نے ان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر مٹی سے لبریز تھا۔

طبقات ابن سعد ۱/۲۲۸

فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم وهم جلوس على الباب فاخذ حفنة من البطحاء فجعل يذرها على رؤسهم ويتلو يٰسٓ والقرآن الحكيم حتى بلغ سواء عليهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون ومضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قائل لهم ما تنتظرون؟ قالوا محمدا قال خبتم وخسرتم قد والله مر بكم وذر على رؤسكم التراب قالوا والله ما ابصرناه وقاموا ينفضون التراب على رؤسهم وهم ابو جهل والحكم ابن ابي العاص وعقبة بن ابي معيط والنضر بن الحارث وامية بن خلف وابن الغيطلة وزمعة بن الاسود وطعيمة بن عدي وابو لهب

وَاُبَیُّ بْنُ خَلَفٍ وَبُنَیْہٖ وَمُنَبِّہُ ابْنُ الْحَجَّاجِ ۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے دروازے پر بہ نیت قتل بیٹھے تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یٰسین وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ کو لَا يُؤْمِنُوْنَ تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذلیل ہوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے گئے اور تمہارے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ بہ نیت قتل کھڑے ہونے والے، ابو جہل اور حکم بن ابی العاص اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور ابن غیطلہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیمہ بن عدی اور ابو لہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور منبہ بن حجاج تھے ۔

تاریخ کامل ۲/۳۹ } وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رُؤُسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَاتِ مِنْ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرَوْهُ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَتْرُكْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰى رَاْسِهِ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَوَضَعُوْا اَيْدِيَهُمْ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَرَدُّوا التُّرَابَ ۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یٰسین وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ کہ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک تو کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی، اس نے کہا تمہیں اللہ تعالےٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے اور تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی ۔

سیرۃ حلبی ۱/۴۲۱ } وَعِنْدَ خُرُوْجِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ يَنْثُرُ التُّرَابَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَيْثُ اَرَادَ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا فَقَالَ قَدْ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ تُرَابٌ ۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلتے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے ایک کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ہو پھر آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ نے ذلیل کیا خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو

اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی تھی۔

شیعہ کتب سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتلین کفار مکہ کے ننگے سروں پر مٹی ڈالی

ابن شہر اشوب ۱/۹۹ } وَكَانَتْ بِيَدِهٖ قَبْضَةُ تُرَابٍ فَرَمٰى بِهَا فِيْ رُؤُسِهِمْ وَمَضٰى۔

اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹھی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اَخْبَرَنَا محمد بن ربيعة الكلابی عن موسى المعلم عن بديل قَالَ كَانَ كُمُّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الرُّسْغِ۔

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن الحجاج ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن بديل العقيلی عن شهر بن حوشب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اِلَى الرُّسْغِ۔

اسماء نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا محمد بن حميد الرازی انبانا الفضل بن موسى وابو تميلة وزيد بن حباب عن عبد المومن بن خالد عن عبد اللہ بن بريدة عن ام سلمة قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمِيْصُ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیض تھا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } اخبرنا سعيد بن منصور اخبرنا عبد العزيز بن محمد اخبرنا محمد بن ابی يحيٰی عن رجل عن ابن عباس قال رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَاْتَزِرُ تَحْتَ سُرَّتِهٖ وَتَبْدُوْ سُرَّتُهٗ وَرَاَيْتُ عُمَرَ يَاْتَزِرُ فَوْقَ سُرَّتِهٖ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہبند باندھتے اور اپنی ناف کو اوپر ظاہر رکھتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہبند باندھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } حدثنا خالد بن خداش اخبرنا عبد الله بن وهب عن ابی لهیعة عن یزید بن ابی حبیب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم کَانَ یُرْخِی الْاِزَارَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَیَرْفَعُ مِنْ وَّرَاءِهٖ۔

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت کو سامنے سے لٹکاتے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } اخبرنا انس بن عیاض ابو ضمرة اللیثی عن محمد بن ابی یحیی مولی الاسلمیین عن عکرمة مولی ابن عباس قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِذَا اتَّزَرَ اَنْزَلَ مُقَدَّمَ اِزَارِهٖ حَتّٰی تَقَعَ حَاشِیَتَاهُ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمَیْهِ وَیَرْفَعُ الْاِزَارَ مِمَّا وَرَاءَهٗ قَالَ قُلْتُ لَهٗ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰکَذَا؟ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم یَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو دیکھا جب تہمت باندھتے تہمت کے اگلے حصے کو اتنا لٹکاتے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دونوں قدموں کی پیٹھ پر پڑتا اور باقی تہمت اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے تہمت کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہمت ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

ازار کا شرعی حکم

”ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں“

ابو داؤد ۲/۲۱۰ } حدثنا موسی بن اسماعیل نا ابان نا یحیی عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلًا اِزَارَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ ثُمَّ سَکَتَّ عَنْهُ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر تو وہ شخص گیا اس نے دوبارہ وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا ارشاد فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو امور ثابت ہوئے کہ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز عنداللہ قبول نہیں دوسری یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی خطاب بنجات نہیں فرماتے۔

ٹخنوں سے نیچے ازار کو لٹکانے والا دیدار خداوندی سے محروم ہوگا

کنز العمال ۸/۱۹ } اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ اِزَارِہٖ (حم ن
عن ابن عباس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ تہبند گھسیٹنے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

جو شخص کپڑا ٹخنوں کے نیچے لٹکائے دوزخی ہے

کنز العمال ۸/۱۹ } کُلُّ شَیْئٍ جَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّا
(طبرانی عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا کچھ کپڑا ازار کا ٹخنوں سے تجاوز کرے تو وہ دوزخی ہے۔

پاجامے کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا منافق ہے

کنز العمال ۸/۲۱ } عَلَامَۃُ الْمُنَافِقِ تَطْوِیْلُ سَرَاوِیْلِہٖ فَمَنْ طَوَّلَ سَرَاوِیْ
حَتّٰی یَدْخُلَ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

وَمَنْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلَہٗ نَارُ جَہَنَّمَ (الدیلمی عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامت اپنے پاجامے کو لمبا کرنا ہے تو جس شخص نے اپنے پاجامے کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے گھسٹتا ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس کے لئے دوزخ ہے۔

بخاری شریف ۲/۸۶۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة حدثنا سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّار۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے جو پاجامہ یا تہبند ہوگا وہ دوزخ میں ہوگا۔

مسلم شریف ۲/۱۹۴ } حدثنا یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع وعبداللہ بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبره عن ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔

اب یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

زندہ اور مُردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا عارم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسٰی اخبرنا حماد بن سلمۃ جمیعا عن ایوب بن ابی السختیانی عن ابی قلابۃ عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْھَا اَحْیَاءَکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے۔ تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا المسعودی عن الحکم وحبیب بن ابی ثابت وحدثنا سفیان الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْبِسُوْا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو بے شک وہ سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا محمد بن الصباح انبانا عبد اللہ بن رجاء المکی عن ابن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضُ فَالْبَسُوْھَا وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت پاک اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

نسائی شریف ۲/۲۰۷ } اخبرنا عمرو بن علی قال ثنا یحیی بن سعید قال سمعت سعید بن ابی عروبۃ یحدث عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی المہلب عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْیَبُ وَ کَفِّنُوا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت اطہر اور اطیب ہیں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۰ } اخبرنا الفضل بن دکین و یحیی بن عبا قالا اخبرنا المسعودی عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ وَ کَفِّنُوا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۰ } اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابوبکر الہذلی عن ابی قلابۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَحَبِّ ثِیَابِکُمْ اِلَی اللّٰهِ الْبَیَاضَ فَصَلُّوا فِیْهَا وَ کَفِّنُوا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ۔

ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۲/۱۰۴ } حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی

شبیب عن سمرۃ بن جندب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْیَبُ وَ کَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ۔

ھذا حدیث حسن صحیح۔

سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو

ابوداؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا زہیر نا عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَ کَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ وَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر سرمے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسندیدہ ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس سفید پہنے گا وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

ریشمی لباس کی ممانعت

کنز العمال ۸/۲۱ } حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ۔

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالےٰ نے میری اُمت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔

کنز العمال ۸/۲۱ } اَلْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ۔ (ق عن عقبہ بن عامر و عن ابی موسیٰ)

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

کنز العمال ۸/۲۱ } مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبًا (حم طب ك ص عن ابی امامۃ)

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

ابو داؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا عبید اللہ یعنی ابن ایاد نا ایاد عن ابی رمثۃ قال اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ اَخْضَرَيْنِ۔

ابو رمثہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو میں نے آپ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۲ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن ابن جریج عن عطاء او غیرہٖ عن ابن یعلی عن ابیہ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔

یعلی نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اوڑھ کر گھر تشریف لائے۔

سُرخ رنگ کی چادریں

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۱ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ابو الاحوص عن اشعث بن سلیم قال سمعت شیخا من کنانۃ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَحْمَرَانِ۔

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۰ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ

جس میں شہرت ہو۔

کنز العمال ۸/۱۲۰ } اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃِ فَاِنَّھَا اَحَبُّ الزِّیْنَۃِ اِلَی الشَّیْطَانِ۔

(طب عن عمران بن حصین) عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین زینت ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ہشام بن سعد عن یحیٰی بن عبد اللہ بن مالک

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَہٗ بِالزَّعْفَرَانِ قَمِیْصَہٗ وَرِدَائَہٗ وَعِمَامَتَہٗ۔

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعفران کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قمیص اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا مصعب بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن

اسماعیل عن عبد اللہ بن جعفر عن ابیہ قَالَ رَأَیْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم رِدَاءً وَعِمَامَۃً مَصْبُوْغَیْنِ بِالْعَبِیْرِ قَالَ مُصْعَبُ وَالْعَبِیْرُ عِنْدَنَا الزَّعْفَرَانُ۔

عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا خالد بن یحیٰی اخبرنا عاصم بن

محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَہٗ کُلَّھَا بِالزَّعْفَرَانِ حَتّٰی الْعِمَامَۃَ۔

زید بن اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگتے حتیٰ کہ عمامہ بھی۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا عمر بن محمد عن ابیہ لا ادری عن ابن عمر اولا قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَصْفُرُ ثِیَابَہٗ۔

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ اپنے کپڑے زرد رنگتے۔

یہ جتنی روایتیں زرد رنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک روایت متصل نہیں سب منقطع ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل حدیثیں زرد رنگ سے ممانعت کی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔

زرد رنگ کے لباس سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

کنز العمال ۸/۹ } اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا یعنی الْمُعَصْفَرَ (حم م ن عن ابن عمرو)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا زرد رنگ کے کپڑے کفار

کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنو۔

نسائی شریف ٢/٢٩٧ } عن محمد بن ابراھیم ان خالد بن معدان اخبرہ ان جبیر بن نفیر اخبرہ ان عبد اللہ بن عمرو اخبرہ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ ھٰذِہٖ ثِیَابُ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ بن عمرو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنو

نسائی شریف ٢/٢٩٧ } اخبرنی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریج عن ابن طاؤس عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ اِذْھَبْ فَاطْرَحْھُمَا عَنْکَ قَالَ اَیْنَ یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِی النَّارِ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زرد کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جا ان دونوں کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

شیعہ احادیث سے لباس نبوۃ و امامت

سفید لباس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

(١) **فروع کافی ٢/٣٢** } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القداح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ وَاَطْھَرُ وَکَفِّنُوْا فِیْہِ مَوْتَاکُمْ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے۔ اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(٢) **فروع کافی ٢/٣٢** } الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن الحسن بن علی عن مثنی الحناط عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ اَلْبِسُوا الْبَیَاضَ اِنَّہٗ اَطْیَبُ وَاَطْھَرُ وَکَفِّنُوْا فِیْہِ مَوْتَاکُمْ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ تم سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(٣) **حلیۃ المتقین ٥** } بہترین رنگہائے درجامہ سفید است وبعد ازاں زرد

بعد از ان سبز و بعد از ان سرخ نیم رنگ و کبود و عدسی و در چند حدیث معتبر از حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ بپوشید جامہ سفید کہ ان نیکو ترو پاکیزہ ترین رنگہا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور مسوری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

(۴) عیون الاخبار مؤلفہ لامام رضا علیہ السلام ۳۷ } از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرمود رسول خدا فرمود نپوشید لباس دشمنان مرا و نخورید طعامہائے دشمنان مرا و نروید در راہ ہائے دشمن من پس از دشمنان من شوید چنانکہ ایشاں دشمنان من ہستند

مصنف گوید لباس دشمناں لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے راستوں پر

نہ چلو ، پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا علیہ السلام مصنف عیون الاخبار فرماتے ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

مذہب حضرت ابو الائمہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا سیاہ لباس کے متعلق

(۵) حلیۃ المتقین ۶ } بسند معتبر از حضرت امیر المومنین منقولست کہ مپوشید جامہ سیاہ کہ آن پوشش فرعون است۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس فرعونی ہے۔

(۶) کتاب العلل والشرائع $\frac{1}{122}$ } وبھذا الاسناد عن محمد بن احمد بن عیسٰی الیقطینی عن القاسم بن یحیٰی عن جدہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المومنین علیہ السلام قَالَ فِیْمَا عَلَّمَ اَصْحَابَہٗ لَاتَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لایحضرہ الفقیہ ۵۱ } وَقَالَ امیر المومنین علیہ السلام فیما عَلَّمَ بِہٖ لِاَصْحَابِہٖ
لَا تَلْبِسُوْا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ } وارد ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنو وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عمامہ وموزہ وعبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں

(۹) من لایحضرہ الفقیہ ۱۸۱ } روی الحسین بن المختار قال قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام اَیُحْرِمُ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ قَالَ لَا یُحْرِمُ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَلَا یُکَفَّنُ فِیْہِ الْمَیِّتُ۔

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جا سکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جا سکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۲ } ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن سہل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قُلْتُ لَہٗ اُصَلِّیْ فِیْ قَلَنْسُوَۃِ السَّوْدَاءِ قَالَ لَا تُصَلِّ فِیْہَا فَاِنَّہَا لِبَاسُ اَہْلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں؟ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اس میں نہ نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) حلیۃ المتقین ۶ } و در حدیث معتبر منقول است کہ شخصے از حضرت صادق پرسید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمود کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کروں حضرت نے فرمایا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ } حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن الحسین بن یزید النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ

علیہ السلام قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ عز وجل اِلٰى نَبِيٍّ مِّنْ اَنْبِيَاءِهٖ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَلْبِسُوْا لِبَاسَ اَعْدَائِيْ ۔

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی کی مومنین کو کہدو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں ۔

(۱۳) حلیۃ المتقین ۵ } و پوشیدن جامہ سیاہ کراہیت شدید وارد در ہمہ حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ نباشد بہتر است ۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے ۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۹ } و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب خیلاو تکبر و ہر کہ بپوشد در روز قیامت با جباران محشور شود ۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا ہے ۔ اور جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا قیامت کے دن متکبروں کے ساتھ اٹھایا جائیگا

(۱۵) حلیۃ المتقین ۹ } و ہر کہ نعل سیاہ بپوشد ہیچکے انیابد ۔ اور جو شخص سیاہ جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا ۔

(۱۶) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ } حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محشور ہوگا

دوسری حدیث میں فرمایا ہے ضعف چشم پیدا کرتا ہے ذکر کو سست کرتا ہے اور

موجب غم و اندوہ ہے ۔

(۱۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵۱ } وَسُئِلَ الصَّادِقُ علیہ السلام عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيْهَا لِاَنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے ۔

شیعہ کتب سے قیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

حیات القلوب ۳۱۵ } علم دیگر نزد من آید از رایات اولین سیاہ تر و تیرہ تر و شکل اول جواب گویند مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ رمیان شما گذاشتم چہ کردید با آنہا گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کردیم و عترت ترا یاری نکردیم و ایشان را کشتیم راندہ و پراگندہ کردیم پس گویم کہ دور شوید از من پس برگردند از حوض کوثر با لب تشنہ و روہائے سیاہ پس علم دیگر نزد من آید کہ نور از آں تابد پس من با ایشان گویم کیستید شما گویند ماییم اہل کلمہ توحید و پرہیزگاری و ماییم امت محمدؐ و ماییم بقیہ اہل حق کہ حامل کتاب حق تعالےٰ شدیم و حلال او را حلال و حرام آنرا حرام دانستیم و دوست داشتیم ذریت محمد را و ایشان را یاری کردیم بر ہر امرے کہ خود را یاری میکردیم و در خدمت ایشان قتال کردیم و با ہر کہ دشمنی با ایشان میکرد مقاتلہ کردیم پس من با ایشان گویم کہ بشارت باد شما را کہ منم پیغمبر شما محمدؐ و در دار دنیا چناں بودید کہ گفتید پس آب دہم ایشان را از حوض کوثر و سیراب از نزد حوض کوثر برگردند جبرئیل مرا خبر داد کہ امت من فرزند من حسین را شہید خواہند

کرد ودر کربلا لعنت خدا بر کسے باد کہ اور ابکشند یا اور ایاری نکند تا روز قیامت پس حضرت از منبر فرود آمد۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دینگے پھر میں کہوں گا کہ میں تم میں دو چیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور برباد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ رو حوض کوثر سے پیاسے چلے جائینگے پھر دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے نور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حق والوں کا بقیہ ہیں خداوندی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالےٰ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے محبت کرتے رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے انہی کاموں میں ان کی طرف سے ہم ان کے دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر محمد ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں حوض کوثر سے ان کو پانی دوں گا۔ اور میرے پاس حوض کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے لڑکے حسین کو کربلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کریم لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہوگیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

دوزخیوں کا لباس ہے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو اس کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر سٹیشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر کوئی پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہنایا جاتا ہے اور اگر فوج میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہنایا جاتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس کو جنت والا نوری سفید لباس سے ملبوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بقول ائمہ علیہم السلام تم خود سوچو کہ اس کو کونسا لباس پہنایا جائے گا۔ اور خدائی فیصلہ بھی سن لیجئے۔

الحج ۱۷/۲ } فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ۔
جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد سے امامت جاتی رہی

(۱۸) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ } وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد عن علی بن ابراهیم الجعفری عن محمد بن المعاویه باسناده رفعه قال هبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وعليه قباء اسود ومنطقة فيها خنجر فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله يا جبرئيل ما هذا الذي قال زي ولد عمك العباس يا محمد ويل لولدك من ولد العباس فخرج

اَلنَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ اِلَی الْعَبَّاسِ فَقَالَ یَا عَمِّ وَیْلٌ لِوَلَدِیْ مِنْ وَلَدِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَجُبُّ نَفْسِیْ قَالَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ ۔

محمد بن العادیہ نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے! اس نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پیٹی حمائل جس میں خنجر تھا راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبرئیل یہ لباس کیسا ہے اس نے کہا تیرے چچا کے لڑکے کا لباس ہے یا محمد ویل ہے تیرے چچا کے لڑکے کے لئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو ویل ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمایئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لکھا گیا اب قلم خشک ہو گئی ۔

"علی رضا" خیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عبا اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں بفضل پنجتن اب کرتا اور تہبند یا شلوار اور جوتے سیاہ نہ پہنوں گا اور سیاہ عمامہ چھوڑوں گا نہیں ۔

"محمد عمر" جعفری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس پسندیدہ سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو پسند فرمایا جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو اس لباس کو پہننا چاہیے باقی رہا صرف

عمامے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے ختم ہی کر دیا اور سیاہ جبے سے حضرت عباسؓ کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے

دوسرا جواب اگر پہننا بھی تو جو پسندیدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہیے محب کہلاتے ہو آپ پسند فرماویں سفید کپڑے کو اور تم پسند کرو سیاہ تو محبت کے خلاف ہے۔

تیسرا جواب: لباس وہ پسند کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید ہے

چوتھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے بھی تو در حقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے رگڑ رگڑ کر سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

زرقانی ۵/۱ { وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّ سَوَادَهَا لَمْ يَكُنْ اَصْلِيًّا بَلْ لِحِكَايَةِ مَا تَحْتَهَا مِنَ الْمِغْفَرِ وَهُوَ اَسْوَدُ ۔

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی سیاہی اصل نہ تھی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی ۔

جو عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے ۔

اختلاف روایات لعمامۃ السوداء

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۵ { اخبرنا وکیع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر اَنَّ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیۡہِ عِمَامَۃٌ سَوۡدَاءُ ۔

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۴۰ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الۡفَتۡحِ وَعَلَیۡہِ عِمَامَۃٌ سَوۡدَاءُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ } اخبرنا معن بن عیسی وشبابہ بن سوار وموسی بن داؤد قالوا اخبرنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالک قَالَ دَخَلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَّۃَ عَامَ الۡفَتۡحِ وَعَلٰی رَاۡسِہِ الۡمِغۡفَرُ ثُمَّ نَزَعَہٗ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا پھر آپ نے اُس کو اتار دیا۔

شمائل ترمذی ۸ } حدثنا عیسی بن احمد ثنا عبد اللہ بن وھب ثنی مالک بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالک اَنَّ

رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الۡفَتۡحِ وَعَلٰی رَاۡسِہِ الۡمِغۡفَرُ ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔

شمائل ترمذی ۹ } حدثنا یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا ابو سلیمان وھو عبد الرحمن بن الغیل عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیۡہِ عِصَابَۃٌ دَسۡمَاءُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پہ خود تھا آپ نے اُتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکے میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پر میلا عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلا ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ بھی تھا اور خود بھی تھا جب اپنے لوہے کا خود اُتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا دیکھا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پر میلا عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلا دیکھا

تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا نہ تھا بلکہ سیاسی لوہے کے خود کی تھی کسی نے آپ کو مع خود دیکھا تو اس نے کہہ دیا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقع ایسا ہی ہے کہ آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکہ کے وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہنے رکھا بدلا نہیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکہ کی ہی بات کر رہا ہے میلا دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بات کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بات کر رہا ہے۔ هذا ما عندی۔

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جنگی عمامہ لوہے کے خود سے میلا اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے متعلق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ لباس دوزخیوں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔

چھٹا جواب:- جو کام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ ضرور کیا ورنہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح دکھا دے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سیاہ لباس پہن لیا کرو۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات
دس روپے نقد انعام پیش کروں گا۔

ساتواں جواب:- مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار کلی ہے شارع کو اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرما دیتے۔

علی رضا:- کعبے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا۔ تو کعبے کو سیاہ غلاف کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے۔

محمد عمر:- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ غلاف سیاہ آپ نے نہیں چڑھایا اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

کعبے کو حجاج بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ابن ہشام ۱/۲۱۵-۲۱۶ } وَكَانَتِ الْكَعْبَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَمَانِ فِيْ عَشَرَةِ ذِرَاعًا وَكَانَتْ تُكْسٰى الْقُبَاطِيَّ وَأَوَّلُ مَنْ كَسَاهَا الدِّيْبَاجَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہاتھ تھا اور اس کا اچھاڑ سفید ریشمی مصری ہوتا تھا سب سے پہلے سیاہ ریشمی اچھاڑ کعبہ کو جس نے پہنایا وہ حجاج بن یوسف تھا۔

دوسرا جواب:- اگر کعبے کی سنت پر عمل کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ تم یہ کر سکتے ہو کہ اپنے گھروں کو یا مساجد کو سیاہ لباس پہنا دو نہ کہ وہاں اینٹوں اور پتھروں کو سیاہ ان کو پہنایا جائے اور یہاں انسان پہن لیں اینٹوں پر انسانوں کو قیاس کر لینا یا اصول ... کے خلاف ہے اور سنتِ حجاجی ہے۔

علی رضا:- تم کہتے ہو کہ سیاہ لباس فرعون کا تھا دوزخیوں کا ہے اور تم نے

مختلف فتوی لگائے حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کملی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہی ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے کچھ خدا کا خوف کرو۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو چنگ ہے دونرخ بروئے شما گفتم کے مصداق تم ہی ہو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھائیے اگر جعفری ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کر لو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے تمہیں کوئی لفظ خلاف ہو تو فقیر اس کی تلافی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانو مجھ پر کیا اعتراض ہے۔ اب تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ کملی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھے رکھتے تھے۔ لہٰذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب: تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرم اونی کمبل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجربہ کر سکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں پنکھے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہاں

ایسے جزل جواب جس کو ہر شخص تسلیم کرے گا اب تحریری جواب عرض کرتا ہوں۔

(۲) دوسرا جواب: پہلے تمہاری ہی تفسیروں سے مزمل کے معنی واضح کر دیتا ہوں تاکہ تمہارا مغالطہ صاف ہو جائے اور جو عوام میں تم نے غلط فہمی پھیلائی ہوئی ہے وہ دور ہو جائے پھر تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جبر نہیں۔ ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

مزمل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

(۱) تفسیر جوامع الجامع ۴۹۵ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ فِي ثِيَابِهِ الْمُتَلَفِّفُ بِهَا أُدْغِمَ التَّاءُ فِي الزَّاءِ وَكَذٰلِكَ الْمُدَّثِّرُ وَكَانَ صلى الله عليه وسلم يَتَزَمَّلُ بِالثِّيَابِ فِي أَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ جِبْرَئِيلُ عليه السلام حَتّٰى أَنِسَ بِهِ فَخُوطِبَ بِهٰذَا۔

یا ایہا المزمل کے معنی ہیں اے ملبوس کپڑوں میں تا کو زا میں ادغام کیا گیا اور اسی طرح ہے مدثر اور جبرئیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کہ رب کریم کو آپ سے اُنس ہوا تو آپ کو یا ایہا المزمل سے خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے۔

(۲) تفسیر قمی ۳۴۳ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتَزَمَّلُ بِثَوْبِهِ وَيَنَامُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ، يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔

یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم

نے فرمایا یا ایھا المزمل قم اللیل۔

(۳) تفسیر صافی ۵۰۹ } یا ایھا المزمل اصلہ المتزمل بثیابہ اذا تلفف بھا القمی قال ھو النبی کان یتزمل بثوبہ

وینام فقال اللہ یا ایھا المزمل قم اللیل۔

یا ایھا المزمل اس کا اصل ہے المتزمل بثیابہ جب آپ کپڑوں کو پہن لیں علامہ قمی نے کہا ہے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کپڑے پہنے ہوئے سو رہے تھے تو اللہ تعالے نے فرمایا اے لباس سے ملبس رات کو دربار خداوندی میں قیام فرمایئے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۷۷ } (یا ایھا المزمل) معناہ یا ایھا المتزمل بثیابہ المتلفف بھا۔

یا ایھا المزمل کے معنی ہیں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس لے کپڑے پہننے والے

(۵) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۸۴ } (یا ایھا المدثر) ای المتدثر بثیابہ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۶) تفسیر المنہج ۷۸۲ } واز خدیجہ کبری رحمۃ اللہ علیہ نقل است کہ آں مثل چادر شبے بود و چادر وہ زرع نصفے بہ بالا تے ما بودے و نصفے

رسول پوشیدہ نماز گزاردے پرسیدند کہ از چہ چیز بود گفت آں نہ قز بود نہ کج نہ از موئے نازک و نہ از ابریشم و نہ از پنبہ بلکہ تار او از موئے بز بود و پود آں از موئے شتر ودر اثنائے نماز شب جبرئیل آمد و ایں آیۃ آورد کہ یا ایھا المزمل اے گلیم در خود پیچیدہ حضرت خدیجہ رحمتہ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ رات کی چادر کی طرح تھی اور چودہ ہاتھ لمبی تھی ایک نصف ہم پر ہوتی تھی اور ایک نصف پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

پوشیدہ نماز ادا فرماتے لوگوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا۔

خدیجہ کبری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ چادر رات والی تھی اور اس کی لمبی چودہ ہاتھ تھی نصف ہم اوڑھتے اور ایک نصف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ کر نماز ادا فرماتے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ چادر کس چیز کی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا۔ کہ نہ وہ ریشمی تھی۔ اور نہ وہ پشمینے کی اور نہ وہ ابریشم کی اور نہ ہی وہ سوت کی بلکہ تانا بکری کے بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ اس کو رات کی نماز میں اوڑھتے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) قرآن مجید مترجم ترجمہ مقبول ۱۱۴۵ } یا ایھا المزمل اے چادر لپیٹنے والے رسول

(۸) ترجمہ مقبول ۱۱۴۸ } یا ایھا المدثر اے کپڑا اوڑھنے والے رسول۔

(۹) تفسیر عمدۃ البیان ۳/۳۶۰ } حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مثل چادر شب کے تھی چودہ ہاتھ کی کہ آدھی اوپر ہمارے ہوتی تھی اور آدھی رسول خدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے لائے کہ یا ایھا المزمل اے چادر میں لپٹے ہوئے قم اللیل اٹھ تو رات کو واسطے نماز شب کے اور وہ نماز تہجد کی ہے اور ہمیشہ اس کو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام دینے نفس اپنے کے اس کو ترک مت کر اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ اول مرتبہ خدائے تعالے نے وحی کو بھیجنا چاہا تو جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت اصلی میں محمد کے پاس جا جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار حرا میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اس

صورت میں دیکھا کہ قد ان کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولت سرا میں تشریف لائے اور فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوئی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کمبل کے متعلق شیعہ حدیث سے

فروع کافی ۲/۳۴ } محمد بن یحیٰی عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحیٰی عن جدہٖ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یُلْبَسُ الصُّوْفُ وَ الشَّعْرُ اِلَّا مِنْ عِلَّۃٍ ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اونی کپڑا اور بالوں والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر بیماری سے ۔

فروع کافی ۲/۳۴ } عدۃ من اصحابنا عن سھل بن زیاد عن محمد بن عیسٰی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن شعیب عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ صلوٰۃ اللہ علیھما قَالَ اَلْبَسُوْا الثِّیَابَ مِنَ الْقُطْنِ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وَ آلِہٖ وَ لِبَاسُنَا وَ لَمْ یَکُنْ یَلْبَسُ الصُّوْفَ وَ الشَّعْرَ اِلَّا مِنْ عِلَّۃٍ ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوتی کپڑے پہنو اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس سوتی تھا اور ہمارا لباس بھی سوتی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی کپڑے سوائے بیماری کے استعمال نہیں فرمائے ۔

کیوں بھئی اب تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی صاف فیصلہ ہوگیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی لباس سوائے بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اونی کپڑا استعمال فرمایا بلکہ فیصلہ فرما دیا کہ سوتی کپڑا سنت ہے اور یہی سادات کی علامت ہے اونی کمبل کا قصہ ہی ختم ہوگیا ۔

جب تمہارے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چادر اوڑھنے کی تحقیق مکمل ہوگئی ۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادریں سُرخ رنگ کی تھیں جن کو بعد میں آپ نے منع فرمادیا پھر آپ کی دو چادریں سبز رنگ کی تھیں جس سے منع نہیں فرمایا اب مزمل کی تفسیر سُنّی تفسیر سے عرض کرتا ہوں ۔

اہل سنت و جماعت کی کتب سے مزمل کے معنیٰ

(۱) تفسیر کبیر ۸/۳۳۲ } (یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ) اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالْمُزَّمِّلِ النَّبِیُّ علیہ السلام وَ اَصْلُہٗ الْمُتَزَمِّلُ بِالتَّاءِ وَ ھُوَ الَّذِیْ تَزَمَّلَ بِثِیَابِہٖ اَیْ تَلَفَّفَ بِھَا ۔

اِنَّہٗ کَانَ مُتَزَمِّلًا فِیْ مِرْطٍ لِخَدِیْجَۃَ مُسْتَاْنِسًا بِھَا فَقِیْلَ لَہٗ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ ۔

(یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ) تمام مذاہب کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزمل سے مراد نبی علیہ السلام ہیں اور مزمل کا اصل متزمل ہے تاکہ ساتھ اور وہ آپ ہی تھے جو اپنے کپڑے

پہنے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے محبت تھی اور آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کی چادر میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل کہا گیا۔

(۲) تفسیر ابوسعود ۸/۳۳۲ } (یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ) اَیِ الْمُتَزَمِّلُ مِنْ تَزَمَّلَ بِثِیَابِہٖ اِذَا تَلَفَّفَ بِھَا۔

(یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل) یعنی اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر ۳۰/۶۷ } یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ وَھُوَ الْمُلْتَفُّ بِثِیَابِہٖ وَاِنَّمَا عُنِیَ بِذٰلِکَ نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل اس کے معنی ہیں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر نیشاپوری } قَالَ الْکَلْبِیُّ اِنَّمَا تَزَمَّلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِثِیَابِہٖ لِلتَّھَیُّؤِ لِلصَّلٰوۃِ فَاُمِرَ اَنْ یَّدُوْمَ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہنتے تو حکم ہوا کہ ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن ۷/۱۳۲ } (یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ) ھٰذَا خِطَابٌ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْلُہُ الْمُتَزَمِّلُ وَھُوَ الَّذِیْ تَزَمَّلَ فِیْ ثِیَابِہٖ اَیْ تَلَفَّفَ قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَزَمَّلُ فِیْ ثِیَابِہٖ اَوَّلَ مَا جَاءَہٗ جِبْرِیْلُ فَرَقًا مِّنْہُ فَکَانَ یَقُوْلُ

زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ حَتّٰی اَنِسَ بِہٖ وَقِیْلَ خَرَجَ یَوْمًا مِّنَ الْبَیْتِ وَقَدْ لَبِسَ ثِیَابَہٗ فَنَادَاہُ جِبْرِیْلُ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔

یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور مزمل کا اصل متزمل ہے اور وہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہو مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبرئیل علیہ السلام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبرئیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو حتٰی کہ اللہ تعالے کر آپ کا یہ کلام سن کر محبت آ گئی تو یہ محبت کا کلمہ یا ایہا المزمل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک دن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولتکدہ سے خوب لباس پہن کر تشریف لائے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یا ایہا المزمل سے ندا دی۔

(۶) تفسیر معالم التنزیل ۷/۱۳۲ } (یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل) اَیِ الْمُتَلَفِّفُ بِثَوْبِہٖ یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ۴۷۵ } (یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ) وَاَصْلُہُ الْمُتَزَمِّلُ اُدْغِمَتِ التَّاءُ فِی الزَّاءِ اَیِ الْمُتَلَفِّفُ بِثِیَابِہٖ حِیْنَ مَجِیْءِ الْوَحْیِ۔

یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّل کا اصل متزمل ہے تا کو زا میں ادغام کیا گیا یعنی اے وحی کے نزول کے وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی و شیعہ تفاسیر سے مزمل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے کہ آپ کے اوپر کالی کملی تھی جس کو آپ ہر وقت اوڑھتے تھے یا شانہ اقدس پر رکھتے یہ محض بناوٹی باتیں ہیں بلکہ مزمل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے متعین کئے۔

(۱) ایک یہ کہ عربوں کا رواج تھا کہ رات کو سر اور بدن سے کرتہ کپڑے وغیرہ اتار کر سوتے تھے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ کہ جب تم دوپہر کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو یہ عربوں کے کپڑے اتار کر آرام کرنے کی دلیل قرآنی ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس فعل کو بھی پسند نہ فرماتے کہ نیند کے وقت بھی کپڑے اتارے جائیں اس کی کئی وجوہات ہیں یا اس لئے کہ حضور اس لئے لباس نہیں اتارتے تھے کہ ہر وقت حتّٰی کہ آرام میں بھی جہاد کی ہی تیاری میں رہتے اگر اعلان جنگ ہو تو تیاری جنگ نہ کرنی پڑے دوسری وجہ یہ کہ آپ کو ہمیشہ رؤیتہ خداوندی رہتی تھی آپ اس لئے اپنے لباس سے غافل نہ ہوتے تاکہ رویتہ خداوندی میں فرق نہ آئے اور ہر وقت آپ ذاکر بھی رہتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے نے فرمایا کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيْ كُلِّ أَحْيَانِهِ تو رب کریم کو نیند کے وقت بھی آپ کے لباس پہننے اور تیار رہنے کو پسند فرمایا اور یا ایہا المزمل سے محبت کا خطاب فرمایا کہ اے وقت خواب بھی اپنے کپڑے پہننے والے قم اللیل رات کو قیام فرمائے۔

(۲) دوسرے یہ معنی کہ آپ نے شب باشی میں اپنے لئے اور اپنی زوجہ مطہرہ کے لئے دس ہاتھ لمبی ایک بڑی چادر بستر کی بنائی ہوئی تھی جس کو آپ کی زوجہ مطہرہ بھی اوڑھتیں اور آپ بھی اس میں شمولیت فرماتے تو اللہ تعالے نے اس لئے آپ کو یَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ سے یاد فرمایا تو یہ بھی بستر کی بڑی چادر کو اوڑھنا مراد ہے نہ کہ عام اوڑھ کر باہر پھرنے والی چادر جو مخالفین کے لئے حجت بن سکے جیسا کہ تفسیر منہج وغیرہ نے لکھا ہے۔ تو چونکہ شب باشی بستر کی چادر لباس میں شامل نہیں اس لئے یہ بھی حجت نہ ہو سکی۔

(۳) مزمل کے تیسرے یہ معنی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کسی روز اپنا شاندار لباس پہن کر

اب الشریف لائے رب کریم کو آپ کے لباس کی ہیبت تھا یہ پسند آئی تو یَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ کا خطاب فرمایا۔ تو آپ کا لباس سفید ہی ہوتا تھا تو اس معنی موجب بھی سیاہ کملی کا کوئی بہانہ نہ اور نہ ہی آپ کی کالی کملی ثابت ہوئی۔

(۴) چوتھے یہ معنی کہ وحی کی آمد کے وقت آپ لباس اور پہن لیتے تو اس وقت آپ کا اس مبارک رب کریم کو پسند آیا اور یَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ کے خطاب سے یاد فرمایا۔

(۵) پانچویں یہ معنی کہ آپ نماز کے لئے اور لباس زیب تن فرماتے اور اللہ تعالے کو یہ آپ کا لباس پسند آیا تو یَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ کا خطاب فرمایا کہ اے لباس پہننے والے۔

سیاہ کملی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمائی

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۳ } اخبرنا یزید بن هارون وعفان بن مسلم والفضل بن دکین قالوا اخبرنا همام بن یحیی عن قتادة عن مطرف عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ جُعِلَ للنبی صلی الله علیه وسلم بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ مِنْ صُوْفٍ فَلَبِسَهَا فَذَكَرَتْ بياض النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم وَسَوَادِهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ لَحْنِيْ فَقَذَفَهَا وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اونی سیاہ چادر تیار کی گئی آپ نے اس کو اوڑھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید اور سیاہی کا ذکر فرمایا جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اس اونی چادر میں پسینہ آیا تو آپ کو اون کی بو سے

تکلیف ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو ہمیشہ اچھی خوشبو پسند ہوتی تھی۔

ابوداؤد ۲/۲۰۸ } حدثنا محمد بن کثیر انا همام عن قتادة عن مطر
عن عائشة قالت صبغت للنبي صلى الله عليه وس
بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف فقذ
قال واحسبه قال وكان يعجبه الريح الطيب ـ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر رنگی تو آپ نے اس کو اوڑھ لیا جب آپ کو اس میں پسینہ آیا آپ کو اون کی بو آئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے کہا مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عبد العزیز بن عبد اللہ الا
ویسی حدثنی ابن لهيعة عن ابی الاسو
عن عروة بن الزبير ان طول رداء النبي صلى الله عليه وسل
اربع اذرع وعرضه ذراعان وشبر"۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر کی لمبائی چار ہاتھ اور چوڑائی دو ہاتھ

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عتاب بن زیاد اخبرنا عبد الله
بن المبارک اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

بن عبد الرحمٰن بن نوفل انه حدثه عن عروة بن الزبير ان ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كان يخرج فيه الى الوفد رداء حضرمي طوله اربع اذرع وعرضه ذراعان وشبر فهو عند الخلفاء قد خلق وطووه بثوب يلبسونه يوم الاضحى والفطر ـ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کپڑا جس میں وہ وفد کی طرف تشریف لاتے اور آپ کی چادر حضرمی تھی۔ چادر کی لمبائی چار ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک بالشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفاء علیہم السلام کے پاس رہی اور بوسیدہ ہوگئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور صرف عید الفطر اور عید الضحیٰ میں اس کو استعمال فرماتے۔

شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضرمی تھی"

ابن شہر اشوب ۱/۹۹ } قال فنم على فراشي واشتمل بردي
الحضرمي

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بستر پر سوجا اور میری حضرمی چادر اوڑھ لے

حیات القلوب ۲/۳۴۸ } پس بفراش من بخواب و برد حضرمی مرا بر روئے
خود بکشد

میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی چادر اپنے منہ پر ڈال لے۔

اسلامی تاریخ سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر کی حضرمی چادر رات کو اوڑھنے والی کا رنگ

ابن ہشام 1/95 { قَالَ لِعَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِب نَمْ عَلٰی فِرَاشِی وَتَسَجَّ بِبُرْدِی ھٰذَا الحَضْرَمِی الاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَن یَخْلُصَ اِلَیْکَ شَیْئٌ تَکْرَھُہٗ مِنْھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَنَامُ فِی بُرْدِہٖ ذَالِکَ اِذَا نَامَ.

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری اس حضرمی چادر کو اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ جن کو تو کفار سے برا مناتا ہے وہ تیرے تک نہ پہنچ سکے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے اپنی اس حضرمی سبز رنگ کی چادر میں سوتے تھے۔

تاریخ الطبری 2/99 { فَلَمَّا رَأٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَکَانَھُمْ قَالَ نَمْ عَلٰی فِرَاشِی وَاتَّشِحْ بِبُرْدِی الحَضْرَمِی الاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَخْلُصُ اِلَیْکَ شَیْئٌ تَکْرَھُہٗ مِنْھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَنَامُ فِی بُرْدِہٖ ذَالِکَ اِذَا نَامَ

تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ پر ملاحظہ فرمایا فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی سبز چادر اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ ان سے

جس کو تو برا مناتا ہے وہ تیرے پاس بےشک نہیں پہنچ سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سوتے اسی چادر میں سوتے۔

تاریخ کامل 2/38 { قَالَ لِعَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِب نَمْ عَلٰی فِرَاشِی وَاتَّشِحْ بِبُرْدِی الاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَخْلُصُ اِلَیْکَ شَیْئٌ تَکْرَھُہٗ.

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری سبز چادر تان لے پھر اس میں سو جا جس کو تو برا مناتا ہے وہ شیئ تیرے تک نہ پہنچ سکے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ جل شانہ کا وجہہ ہیں

فرمان خداوندی ہے کہ وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا ہر ایک لئے ایک وجہہ ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہونے والا ہے تو رب کریم کا بھی وجہہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رب کریم توجہ خاص فرماتا رہا اور رہتا ہے اور رہے گا۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ حضور ہم ضرور آپ کے رخ انور کی پلٹ کو دیکھتے رہتے ہیں۔

اِنَّہٗ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔

حضور جب آپ قیام فرماتے ہیں بےشک آپ کا رب آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے اور جب آپ پلٹ کر سجدہ کرنے والوں میں سجدہ کرتے ہیں تو بھی آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے

جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رؤیت کا رب کریم مشتاق ہے تو اے فقیر تمہارے سامنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی جھلک پیش کرنا مناسب سمجھا ہے تاکہ تم بھی آپ کے ارشاد کے موافق آپ کی مشابہت کے آئینے میں قابل بخشش بن جائیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام کی حدود اربعہ میں جنگ کے ارادے سے کسی کو داخل نہیں ہونے دیا اور مسجد حرام کے لئے بنفس حملے سے بھی یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے وقت حملہ فرمایا تو تمام مکے کے شہر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار پر تلواریں چلائیں تو رب کریم نے ناراضگی نہیں فرمائی بلکہ آپ کے اس اختیاری عمل کو پسند فرمایا اور نگاہ محبت سے ذکر فرمایا لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ حضور میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں۔ اس وقت جب آپ شہر میں جنگ کو حلال کرنے والے داخل ہوئے تو اَنْتَ حِلٌّ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مختار ہونے کی واضح دلیل قرآنی ہے۔ کہ جس کو آپ پسند فرمائیں رب کریم کو بھی وہی پسند چاہیں تو بیت الحرام کو بیت الحلال کر دیں تو اس کی حرمت میں فرق نہ آئے۔ یہ اختیار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے

البلد ۳۰/۱ } لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اس وقت کہ آپ اس شہر کو جنگ کے لئے حلال بنانے والے ہیں۔

بیت اللہ کی مسجد کا نام مسجد حرام ہے اور مسجد حرام کے حدود اربعہ میں جنگ کرنا حرام ہو چکا تو ابرہہ بیت اللہ پر حملہ آور ہوا جب حدود اربعہ کو تجاوز کرنے کی نیت سے ہاتھیوں کا لشکر آگے بڑھنے کی ٹھانی تو اللہ تعالیٰ نے ابابیل کی چونچوں اور پاؤں میں دو دو کنکریاں دے کر تباہ و برباد کر دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔

اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بخاری شریف ۲/۸۶۵ } حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنا سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھی سبعون الفا تضیئ وجوھھم اضاءۃ القمر فقام عکاشۃ بن محصن یرفع نمرۃ علیہ قال ادع اللہ لی یا رسول اللہ ان یجعلنی منھم فقال اللھم اجعلہ منھم ثم قام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبقک عکاشۃ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت سے ستر ہزار کا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے

چاند کی روشنی کی طرح چمکتے ہوں گے تو عکاشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اُس پر غبار پڑا ہوا تھا اور بارسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے ان سے بنا دے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاشہ کو ان سے بنا دے پھر انصار سے ایک اور آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان سے بنا دے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

الفرقان ۱۸/۱ } تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔

بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل فرمائی اپنے بندے پر کہ عالمین کے لئے آپ واحد نذیر بن جائیں۔

اس آیۃ کریمہ سے مختصراً یہ ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان اور ملائکہ بحر و حجر و شجر درندے پرندے ہوا سورج چاند دنیا و عقبیٰ عالم برزخ سب پر میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کل ہے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

طاقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

النجم ۲۷/۱ } ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مارنا خداوندی قوت ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

طبقات ابن سعد ۱/۳۶۶ } اخبرنا عبد الوهاب و الفضل بن دكين قالا اخبرنا طلحة بن عمرو عن عطاء قال دخل عمر بن الخطاب على النبى صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو مُضْطَجِعٌ على ضِجَاعٍ مِنْ اُدُمٍ۔

فَبَكٰى عُمَرُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ اَبْكِيْ اَنَّ كِسْرٰى فِي الْخَزِّ وَالْقَزِّ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَيْصَرُ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ وَاَنْتَ حَبِيْبُ اللّٰهِ الْخِيَرَةُ كَمَا اَرٰى قَالَ لَا تَبْكِ يَا عُمَرُ فَلَوْ اَشَاءُ اَنْ تَصِيْرَ الْجِبَالُ ذَهَبًا لَصَارَتْ وَلَوْ اَنَّ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ ذُبَابٍ مَا اَعْطٰى كَافِرًا مِنْهَا شَيْئًا۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ } حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا زهیر نا ابو اسحٰق قال سمعت البراء بن عازب یقول

جاء ابو بکر الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنك یحمله معی الی منزلی فقال لی ابی احمله فحملته وخرج ابی معه ینتقد ثمنه فقال له ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلة سریت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة وخلا الطریق فلا یمر فیه احد حتی رفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم یات علیه الشمس بعد فنزلنا عندها فاتیت الصخرة فسویت بیدی مکانا ینام فیه النبی صلی الله علیه وسلم فی ظلها ثم بسطت علیه فروة ثم قلت یا رسول الله نم وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمه الی الصخرة یرید منها الذی اردنا لقیته فقلت لمن انت یا غلام فقال لرجل من اهل المدینة قلت افی غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاة فقلت له انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرأیت البراء یضرب بیده علی الاخری ینفض فحلب لی فی قعب معه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها للنبی صلی الله علیه وسلم وکرهت ان اوقظه من نومه فوافقته استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفله فقلت یا رسول

الله صلی الله علیه وسلم اشرب من هذا اللبن فشرب حتی رضیت ثم قال الم یأن للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن فی جلد من الارض فقلت یا رسول الله اتینا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فارتطمت فرسه الی بطنها اری فقال انی قد علمت انکما قد دعوتما علی فادعوا لی فالله لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا یلقی احدا الا قال قد کفیتکم ما ههنا فلا یلقی احدا الا رده قال ووفی لنا ۔

ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو ان سے ایک کجاوہ خریدا تو ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے لڑکے کو میرے ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کرلے جائے تو میرے باپ نے کہا بیٹا اس کو اٹھالے تو میں نے اس کو اٹھا لیا پھر میرا والد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیسوں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابو بکر مجھے بات تو بتاؤ کہ جس رات تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے کیا کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونو تمام رات چلتے رہے حتی کہ دوپہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا حتّٰی کہ ہمارے لئے ایک لمبا پتھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہوا جس کے نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے وہیں ڈیرا ڈال دیا پھر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے سائے میں آرام فرمایا پھر میں نے آپ پر ایک چادر تان دی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوفیرے پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوفیرے پہرہ دیتا رہا اچانک میری نظر پڑی تو ایک گڈریا بمع اپنی بکریوں کے ہماری طرح پتھر کے سائے کی نیت سے آرہا ہے پھر میں اس سے ملا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ مدینے والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دوہ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ بالوں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے جھاڑ دے تو میں نے براء کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ مارتا جھاڑتا ہے تو اس نے میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دوہا۔ الخ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند دو ٹکڑے ہوا

البدایۃ والنہایۃ ۶/ قال الحافظ ابوبکر البیہقی انا ابو عبداللہ الحافظ وابوبکر احمد بن الحسن القاضی قالا ثنا ابو العباس الاصم ثنا العباس بن محمد الدوری ثنا وہب بن جریر عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد عن عبداللہ بن عمر بن الخطاب فی قولہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْشَقَّ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ مِنْ دُوْنِ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

[illegible] رواہ مسلم والترمذی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ ہوا چاند دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پچھلی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رہ تو اسی طرح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا نمونہ

سیرۃ ابن ہشام ۱/۳۱۸ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ اَبٰى اِلَّا مَا تَرَوْنَ مِنْ عَيْبِ دِيْنِنَا وَشَتْمِ اٰبَاءِنَا وَتَسْفِيْهِ اَحْلَامِنَا وَشَتْمِ اٰلِهَتِنَا وَاِنِّىْ اُعَاهِدُ اللّٰهَ لَاَجْلِسَنَّ لَهٗ غَدًا بِحَجَرٍ مَا اُطِيْقُ حَمْلَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ فَاِذَا سَجَدَ فِىْ صَلَاتِهٖ فَضَخْتُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاَسْلِمُوْنِىْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ امْنَعُوْنِىْ فَلْيَصْنَعْ بَعْدَ ذٰلِكَ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ مَا بَدَا لَهُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نُسْلِمُكَ لِشَيْءٍ اَبَدًا فَامْضِ لِمَا تُرِيْدُ۔

فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْجَهْلٍ اَخَذَ حَجَرًا كَمَا وَصَفَ ثُمَّ جَلَسَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْتَظِرُهٗ وَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا كَانَ يَغْدُوْا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَقِبْلَتُهٗ اِلَى الشَّامِ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلّٰى بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِىْ

وَالْحَجَرَ الْاَسْوَدِ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِيُصَلِّيَ وَقَدْ غَدَتْ قُرَيْشٌ فَجَلَسُوْا فِي اَنْدِيَتِهِمْ يَنْتَظِرُوْنَ مَا اَبُوْ جَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم احْتَمَلَ اَبُوْ جَهْلٍ الْحَجَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُ رَجَعَ مُنْهَزِمًا لَوْنُهُ مُرْعُوْبًا قَدْ يَبِسَتْ يَدَاهُ عَلٰى حَجَرِهِ حَتّٰى قَذَفَ الْحَجَرَ مِنْ يَدِهِ وَقَامَتْ اِلَيْهِ رِجَالُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا لَهُ مَا لَكَ يَا اَبَا الْحَكَمِ قَالَ قُمْتُ اِلَيْهِ لِاَفْعَلَ بِهِ مَا قُلْتُ لَكُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ عَرَضَ لِيْ دُوْنَهُ فَحْلٌ مِّنَ الْاِبِلِ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هَامَتِهِ وَلَا مِثْلَ قَصَرَتِهِ وَلَا اَنْيَابِهِ لِفَحْلٍ قَطُّ فَهَمَّ بِيْ اَنْ يَاْكُلَنِيْ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دَنَا لَاَخَذَهُ۔

ابو جہل لعنۃ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عیب جوئی کرتا ہے ہمارے آباء کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے لئے ضرور ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا۔ جتنا میں اٹھا سکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں سجدہ کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد بنو عبد مناف جو کریں سو کریں لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ارادہ رکھتا ہے کرے تو جب ابوجہل نے صبح کی تو ایک

اس نے بیان کیا تھا پتھر لیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح باہر تشریف لائے اور مکے میں آپ کا قبلہ شام کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز پڑھتے اور کعبہ آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا (یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا اور قریش صبح صبح نکلے اور ان کے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابوجہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف لپکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت اڑا ہوا اور رعب سے پیچھے بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اسنے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے کہا اے ابو الحکم کیا ہوا اس نے کہا میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف کھڑا ہوا تاکہ جو تمہیں میں نے کل کہا تھا ویسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ اس کے ورے میرے سامنے آگیا۔ خدا کی قسم اس کے کوہان جیسا میں نے کبھی کسی اونٹ کا نہیں دیکھا۔

درختوں کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرنا“

تاریخ کامل ۲/۸ ﴿ فَقَالَ رُكَانَةُ لَا اُسْلِمُ حَتّٰى تَدْعُوَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

اَقْبِلِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ فَقَالَ رُكَانَةُ مَا رَاَيْتُ سِحْرًا اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هٰذَا سِحْرٌ عَظِيْمٌ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رکانہ نے کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا جتنی کہ تو اس درخت کو بلاوے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا اِدھر آ تو درخت زمین کو چا ہوا حاضر ہو گیا تو رکانہ کے کہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکانہ نے کہا اچھا اس درخت کو حکم کر کہ واپس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا پھر رکانہ نے کہا یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی وسماوی بھی عطا فرمائی ہو اور اختیار بھی عالمین کا رکھتے ہوں۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں معاذ منافقین کو اصل میں شامل فرما دیں۔ اور اس میں خداوند کریم بھی متنبہ نہ فرماوے تو خدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پر بدظنی کرنے والا اُمتی تو کہلا نہیں سکتا۔ البتہ عدوٌ مبینٌ ٹل نہیں سکتا۔ ھدا کم اللہ۔

ذکر ازدواج مطہرات

مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ازواج مطہرات مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی ۳/۲۱۷–۲۱۸ { دوالمتفق علیہ انہن احدی عشرۃ ستۃ من قریش خدیجۃؓ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وعائشۃؓ بنت ابی بکر بن ابی قحافۃ (عبد اللہ بن عثمان) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وحفصۃؓ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزیٰ ابن ریاح ابن عبد اللہ بن قرط ابن رزاح ابن کعب بن لوی۔

وام حبیبۃؓ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب ابن لوی۔

وام سلمۃؓ بنت ابی امیہ ابن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابن یقظہ ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وسودۃؓ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر بن مالک بن حسل ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔

وزینبؓ بنت جحش۔

ومیمونۃؓ بنت الحارث الہلالیہ

وزینبؓ بنت خزیمہ الہلالیہ ام المساکین۔

وجویریۃؓ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ غیر عربیہ۔

وھی صفیہؓ بنت حی۔

فمات عندہ صلی اللہ علیہ وسلم منہن اثنتان خدیجہ وزینب ام المساکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع۔

ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم کے گیارہ ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کلی کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ ہیں ان کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف سے اخیر تک قربانی کرتے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ ۳/۱۲۸ { (قَالَتْ عائشة) وَرُبَّمَا يَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کر کے خدیجہ کی سہیلیوں میں بانٹ دیتے۔

ترمذی شریف ۲/۲۲۸ { عَائِشَةَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ بکری ذبح فرماتے تو اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو ھدیہ بھیجا جاتا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب $\frac{1}{15}$ { وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِیْجَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدَ بْنَ اَسَدٍ بَعْدَ ذَالِکَ لِشَھْرَیْنِ وَخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خویلد بن اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

دعوۃ نبوۃ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب $\frac{1}{14}$ { فَکَانَ مِنْ مَوْلَدِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی اَنْ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً

اور اظہار نبوۃ کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

ابوطالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب $\frac{1}{16}$ { وَکَانَ اَبُوْطَالِبَ ذَا عِیَالٍ کَثِیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْعَبَّاسِ عَمِّہٖ وَکَانَ مِنْ اَکْثَرِ بَنِیْ ھَاشِمٍ یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبَ کَثِیْرُ الْعِیَالِ

فَانْطَلِقْ بِنَا نُخَفِّفَ عَنْہُ مِنْ عِیَالِہٖ فَقَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَا حَتّٰی اَتَیَا اَبَا طَالِبٍ فَقَالَا لَہٗ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نُّخَفِّفَ عَنْکَ مِنْ عِیَالِکَ حَتّٰی یَکْشِفَ اللّٰہُ عَنِ النَّاسِ مَا ھُمْ فِیْہِ فَقَالَ لَھُمَا اَبُوْطَالِبٍ اِذَا تَرَکْتُمَا لِیْ عَقِیْلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) حَتّٰی اِبْتَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیًّا وَحَتّٰی زَوَّجَہٗ مِنْ اِبْنَتِہٖ فَاطِمَۃَ۔

اور ابوطالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس کو فرمایا اور حضرت عباس بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک تیرا بھائی ابوطالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف کردیں تو حضرت عباس نے کہا کہ ہاں تو دونو ابوطالب کے پاس آگئے تو دونو نے اسے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کردیں حتیٰ کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونو کو ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو تم چھوڑدو باقی اولاد سے جس کو چاہو لے جاؤ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت علی المرتضیٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعویٰ نبوت تک اور حتیٰ کہ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کردیا۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات

استیعاب $\frac{1}{17}$ { تُوُفِّیَتْ خَدِیْجَۃُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً وَّسِتَّۃِ اَشْھُرٍ

وَاَرْبَعَةِ اَيَّامٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفِ شَهْرٍ وَفِيْ عَامِ وَفَاةِ خَدِيْجَةَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَوْدَةَ وَعَائِشَةَ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاةُ اَبِيْ طَالِبٍ وَخَدِيْجَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ ۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے پچیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد ہجرت سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا وصال ہو گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے وصال کے سال مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی ۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ طیبہ کیطرف ابوبکرؓ کی معیت میں

الاستیعاب ۱/۱۸ } ثُمَّ اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَخَرَجَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِلَيْهَا وَكَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فِي الضُّحَى الْاَعْلٰى لِاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔

پھر اللہ تعالٰی نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی

تشریف لے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت ربیع الاول میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر تریپن برس کی تھی اور پیر کے دن ہی ضحی اعلی کے وقت قریب دوپہر کے بارھویں ربیع الاول آپ مدینہ طیبہ پہنچے ۔

آخری ازواج مطہرات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۸/۲۲۰ } وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ تِسْعٍ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِنَّ وَهُنَّ عَائِشَةُ بنت ابی بكر الصديق وحفصة بنت عمر بن الخطاب وام سلمة بنت ابی امية بن عمرو بن مخزوم وام حبيبة بنت ابی سفيان بن حرب وسودة بنت زمعة وزينب بنت جحش وميمونة بنت الحارث الهلالية وجويرية بنت الحارث المصطلقية وصفية بنت حيي بن اخطب النضرية

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نو ازواج مطہرات تھے ۔ اور ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہ[1] بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہا اور حفصہ[2] بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ام سلمۃ[3] بنت ابی امیۃ بن عمر بن مخزوم اور ام حبیبہ[4] بنت ابی سفیان بن حرب سودہ[5] بنت زمعہ وزینب[6] بنت جحش ومیمونہ[7] بنت الحارث الہلالیۃ وجویریہ[8] بنت الحارث المصطلقیہ وصفیہ بنت حیی بن اخطب النضریۃ ۔

تمام ازواج مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے

آپ کو زیادہ اُنس تھا گو تقسیم اور رہائش مساوی تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آپ کو دلی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سب سے زیادہ اعلم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی جتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں باقی سب بیوہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی گود میں ہوا اور مکان عائشہ صدیقہ مطہر رضی اللہ تعالےٰ عنہا میں مدفون ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضرا سے شہرت حاصل ہے اور گنبد خضرا کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد $\frac{۲}{۲۱۷}$ } ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلیٰ اَثَرِهَا عَائِشَةَ بنت ابی بکرٍ الصِّدِّیقِ بِمَکَّةَ وَهِیَ ابْنَةُ سِتِّ سِنِیْنَ

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

فی شوال سَنَةَ عَشَرٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ وَ بُنِیَ بِهَا بِالْمَدِیْنَةِ وَهِیَ اِبْنَةُ تِسْعٍ فِی شَوَّالٍ عَلیٰ رَاْسِ ثَمَانِیَةَ اَشْهُرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِ وَتُوُفِّیَ عَنْهَا وَهِیَ اِبْنَةُ ثَمَانَ عَشَرَةَ سَنَةً۔

پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سودۃ بنت زمعہ کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مکے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

… عنہا کی عمر اس وقت ۶ سال تھی شوال سنہ دس نبوۃ کا اور آپ نو سال کی تھیں … کے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ … کی عمر وقت وصال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

ارشاد خداوندی کے موافق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کا نکاح:

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا"

(۱) الاستیعاب $\frac{۲}{۴۴}$ } قَدْ رَأَی عَائِشَةَ رضی اللہ تعالی عنہا فی الْمَنَامِ فِی سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَتُوُفِّیَتْ خَدِیْجَةُ … اِنْ یَّکُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِیْجَةَ

بِثَلَاثَ سِنِیْنَ ○

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں ملاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا آپ نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف ۲/۲۸۵ } حدثنا خلف بن ہشام و ابو ربیع جمیعا عن حماد بن زید واللفظ لابی الربیع قَالَ ثنا حماد قال ثنا ہشام عن ابیہ عن عائشۃ اَنَّہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَ بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللہِ یُمْضِہٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ میں نے تمہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے منہ سے کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد ۸/۴۶ } اخبرنا ابو اسامۃ اخبرنا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اَرٰی اَنَّکِ فِیْ

سَرَقَۃٍ حَرِیْرٍ فَاَکْشِفُھَا فَاِذَا ھِیَ اَنْتِ قَالَ فَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَقُوْلُ اِنْ کَانَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللہِ یُمْضِہٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تو میرے پاس لائی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو تھی فرمایا آپ نے کہا گیا کہ یہ تیری عورت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو کرے گا اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایۃ ۳/۱۳۰ } حدثنا معلی بن اسد حدثنا وھیب عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَھَا اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اَرٰی اَنَّکِ فِی سَرَقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْھَا فَاِذَا ھِیَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ کَانَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللہِ یُمْضِہٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی دیکھا اور کہتا تھا کہ یہ تیری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو تھی تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کرے گا۔

طبقات ابن سعد ۸/۵۹ } فَکَانَتْ عَائِشَۃُ وُلِدَتِ السَّنَۃَ الرَّابِعَۃَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فِیْ اَوَّلِھَا وَتَزَوَّجَھَا ...